# 5 تقاریر

بابت

## دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''

37

ابوسعید حنیف احمد محمود

هُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

(آل عمران:7)

# 5 تقاریر

بابت

# دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"

37

ابو سعید حنیف احمد محمود

# رابطہ کرنے کے لیے

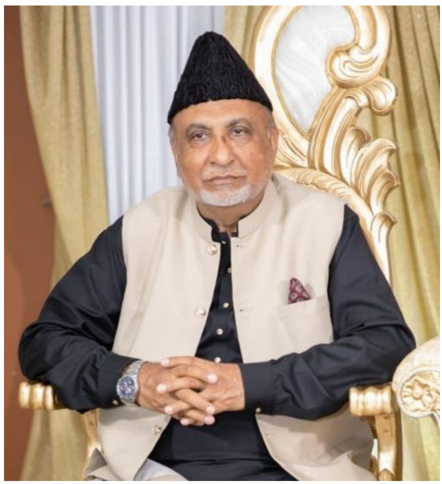


ای میل ایڈریس: hanifahmadmahmood@hotmail.com

ویب سائیٹ: www.mushahedat.com

فون نمبر: +44 73 7615 9966

# کُنجی

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10/اپریل 2026ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرک سے نفرت اور توحید کے قیام کے لیے آپؑ کی کوششوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے اپنی تصویر اُتروانے کے مقصد اور فلسفہ کو جو بیان فرمایا۔ اُس کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

”بڑے غور سے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہمارا تصویر لگانے کا مقصد کیا ہے۔ کسی بھی طرح شرک کی طرف لے جانے والا یہ مقصد نہ ہو۔ تصویروں کو سلام کرنا، اُن کے آگے جھکنا یہ سب مشرکانہ خیالات ہیں“

پھر حضورؑ نے اپنی فوٹو کو کسب اور پیشہ کا ذریعہ بنانے سے منع فرمایا۔ تصویروں کو سلام کرنا اور اُن کے آگے جھکنا سب مشرکانہ خیالات ہیں۔ بعض دوست اب بھی اپنی فیملی فوٹو یا شادی کے موقع پر اپنے بزرگوں کی فوٹوز بڑی کرواکر ساتھ رکھ لیتے ہیں کہ وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ سب شرک ہے۔ بدعت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فوٹو گرافی اور تصویر کشی کے حوالہ سے اس خطبہ میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس خطبہ کے فوراً بعد خاکسار کو خیال آیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اہم مؤقف کی تائید میں ”مشاہدات“ کے پلیٹ فارم سے اسلامی مواد اکھٹا کر دیا جائے۔ پہلے خیال تھا کہ سات سات منٹ کی ایک دو تقاریر تیار ہو جائیں گی لیکن ”مشاہدات“ کی مستعد ٹیم نے تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کی باریک چھپی ہوئی تہوں سے جب مواد مہیا کیا تو یہ 5 تقاریر بن گئیں۔ جن کو یکجائی طور پر ایک جگہ افادۂ عام کے لیے جمع کیا جا رہا ہے۔ اِس مواد میں قرآن واحادیث کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ اور پانچوں خلفائے عظام کے ارشادات اور فرمودات شامل ہیں۔ اس اہم تاریخی مواد کو مہیا کرنے میں مکرم نصیر احمد باجوہ آف جرمنی، مکرمہ عائشہ چوہدری آف جرمنی اور عزیزم برادرم زاہد محمود نے بہت محنت سے کام کیا ہے۔

عزیزم زاہد محمود نے تقاریر کو کتابی شکل دی ہے اور عزیزم فضل عمر شاہد۔لٹویا نے اس کتاب کا خوبصورت ٹائٹل تیار کیاہے۔ عزیزم سعید الدین احمد۔ برطانیہ نے اِس روحانی مائدہ کو ویب سائیٹ پر اپلوڈ کیا اور عزیزم عامر محمود اعوان۔برطانیہ نے اس کتاب کو آپ تک پہنچانے کے لئے ”مشاہدات“ کی ویب سائیٹ کی زینت بنایا۔ بہت سے احباب ومستورات نے ان تقاریر کو افادۂ عام کے لئے شیئر کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزاء دے۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء

مکرم نصیر احمد شریف صاحب تحریر کرتے ہیں:

” ماشاءاللّٰہ، ماشاء اللّٰہ، آپ نے ” مشاہدات “کی ویب سائیٹ پر جو روحانی لعل وجواہر مضبوط صندو قچے میں بند کر کے عوام الناس کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس روحانی دولت کو لینے اور اس روحانی مائدہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔ خاکسار ”مشاہدات “کے تمام رفقاء کار کو ان عظیم الشان کاوشوں پر بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کا حامی وناصر ہو۔ آمین “

مکرمہ برکت ناصر صاحبہ تحریر کرتیں ہیں:

” جزاك اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ خیراً۔ ”مشاہدات “کی تمام تقاریر کو مَیں کوشش کرتی ہوں محفوظ کرلوں۔ میرے بچے اجتماعات اور اجلاسات پر تقاریر کرتے وقت انہی سے مستفیض فیضیاب ہوتے ہیں۔الحمدللّٰہ “

مکرمہ منزّہ سلیم صاحبہ جرمنی سے لکھتی ہیں:

” ما شاءاللّٰہ، ماشاءاللّٰہ، بارك اللّٰہ لَكَ، تقریباً ہر موضوع پہ آپ نے تقاریر کے مجموعے یکجا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کی آپ کے لئے خود جزاء بن جائے۔ آمین ثم آمین “

”مشاہدات“ کی 37ویں کاوش آپ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

خاکسار

ابو سعید حنیف احمد محمود

مربّی سلسلہ حال برطانیہ

(شاہد۔ عربی فاضل)

(سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ و الفضل آن لائن لندن و نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

29/ مئی 2026ء


**ویب سائیٹ:** www.mushahedat.com

**فون نمبر:** +44 73 7615 9966

ای میل: hanifahmadmahmood@hotmail.com

# تقاریر کے حوالے سے چند باتیں

1. خاکسار نے جو تقاریر تیار کیں وہ سات سے آٹھ منٹ دورانیہ کی ہیں اس میں نیت یہ تھی کہ جماعتی وذیلی تنظیموں کے تربیتی و تبلیغی اجلاسات میں پڑھی جاسکیں۔

2. جہاں تک مقابلہ جات کی تقاریر کا تعلق ہے ان میں ان تقاریر کو ذرا مختصر کر کے حسب پروگرام کی جاسکتی ہیں کیونکہ چھوٹی تحریر کو بڑا کرنا قدرے مشکل ہوتا ہے جبکہ بڑی یا لمبی تحریر بآسانی مختصر کی جاسکتی ہے۔

3. بعض دوست جب کسی عنوان کے تحت تقریر کا مطالبہ کرتے ہیں تو ان کو وہ تقریر عنوان کی قدرے تبدیلی سے جب بھجوائی جاتی ہے وہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہ عنوان تو نہیں ہے جبکہ عنوان تبدیل کر کے اگر وہی تقریر کر دی جائے تو وہ عین درست ہوتا ہے جیسے آنحضورؐ کا عفو کا مقام اور آنحضورؐ اور غصہ نہ کرنے کی تعلیم۔

4. تقریر کرتے وقت صاحب صدر یا سامعین کو مخاطب کرتے موقع و محل کو مد نظر رکھنا چاہئے کیونکہ صاحب تحریر کے مد نظر بھائی اور بہنیں دونوں ہوتی ہیں۔ اس طرح مخاطب ضمیر بھی بدل جائے گی۔

5. اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ تقریر خود تیار کرنے کی کوشش کیا کریں۔ اس سے کتب بینی کا بھی موقع میسر آتا ہے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی بھی توفیق ملتی ہے۔ عنوان کو ذہن میں رکھ کر درود شریف اور دعائے قرآنیہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ بار بار پڑھیں۔ اپنے خدا سے مدد مانگیں اور اگر ممکن ہو تو صدقہ بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ مضمون سلجھا دے گا اور تقریر لکھنے میں الٰہی مدد و نصرت بھی ملے گی۔

# یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"

1۔ جماعت احمدیہ و ذیلی تنظیموں کے عہد اور ہماری ذمہ داریاں
2۔ تقاریر سیرت و شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
3۔ 100 تقاریر برائے ممبرات لجنہ اماء اللہ بر موقع صد سالہ جوبلی
4۔ 52 علامات 52 تقاریر بابت پیشگوئی مصلح موعود
5۔ 50 تقاریر بر موقع یوم مسیح موعودؑ (جلد اول)
6۔ 30 دروس بابت رمضان المبارک 2024ء (حصہ اول)
7۔ 50 تقاریر بر موقع یوم خلافت (حصہ اول)
8۔ 25 تقاریر بابت انفاق فی سبیل اللہ
9۔ 65 تقاریر برائے انصار اللہ
10۔ 20 تقاریر بابت محرم الحرام
11۔ 25 تقاریر بابت اہل بیت رسولؐ اور اُن کا مقام و مرتبہ
12۔ 50 تقاریر بابت سیرت و شمائل حضرت محمد ﷺ (حصہ دوم)
13۔ 70 تقاریر برائے خدام الاحمدیہ
14۔ 50 تقاریر بابت قرآن کریم (حصہ اول)
15۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (حصہ اول)
16۔ 60 تقاریر بابت افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ (حصہ اول)
17۔ 40 تقاریر بابت افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ (حصہ دوم)
18۔ 20 تقاریر بابت فلسفہ دُعا اور اس کی حقیقت
19۔ 30 دروس بابت رمضان المبارک 2025ء (حصہ دوم)
20۔ 30 تقاریر بابت رمضان المبارک 2025ء (جلد اول)

21۔ 50 تقاریر بر موقع یوم مسیح موعودؑ 2025ء (جلد دوم)

22۔ 50 تقاریر بر موقع یوم خلافت 2025ء (حصہ دوم)

23۔ 10 تقاریر بعنوان صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

24۔ 20 تقاریر بعنوان صحبتِ صالحین

25۔ 50 تقاریر بابت سیرت و شمائل حضرت محمد ﷺ (حصہ سوم)

26۔ 30 تقاریر بابت قولِ سدید و قولِ زور

27۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (جلد دوم)

28۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (جلد سوم)

29۔ 50 تقاریر برائے نَونہالانِ جماعت

30۔ ”مشاہدات“ کی مالا کے 1000 موتی

31۔ 50 تقاریر بابت اخلاقیات (جلد چہارم)

32۔ 50 تقاریر بابت وجودِ باری تعالیٰ (جلد اول)

33۔ 25 تقاریر بابت عہدِ بیعت، شرائطِ بیعت اور ہم

34۔ 30 تقاریر بابت رمضان المبارک 2026ء (ارشادات، افاضات، فتاویٰ و فقہی مسائل)

35۔ 75 تقاریر بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احبابِ جماعت کو پند و نصائح

36۔ 25 تقاریر بعنوان اسلامی اصطلاحات کی اہمیت، افادیت اور برکات (حصہ اول)

37۔ 5 تقاریر بابت دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

# زیر ترتیب کتب

1۔ ”مشاہدات“ کی مالا کے 1200 موتی

تقاریر
جماعتِ احمدیہ و ذیلی تنظیموں
کے عہد اور ہماری ذمہ داریاں
حنیف احمد محمود

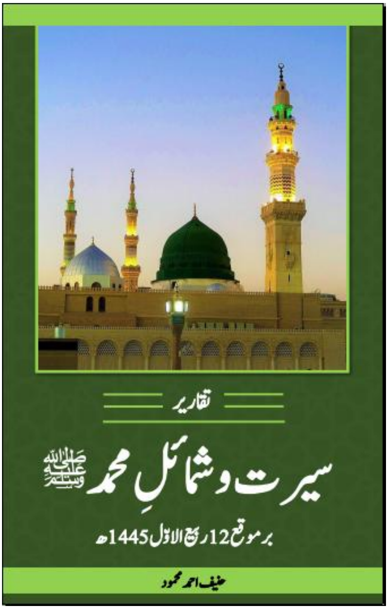
تقاریر
سیرت و شمائلِ محمد ﷺ
بر موقع 12 ربیع الاول 1445ھ
حنیف احمد محمود

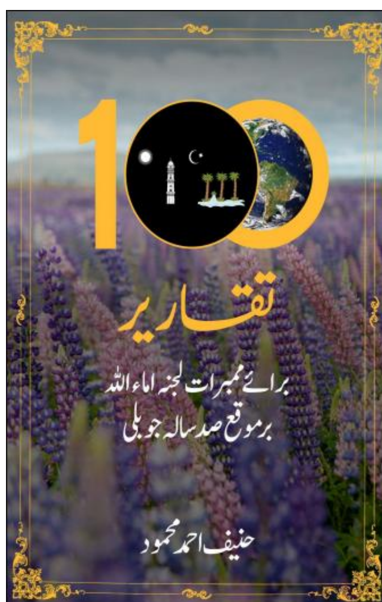
100
تقاریر
برائے ممبرات لجنہ اماء اللہ
بر موقع صد سالہ جوبلی
حنیف احمد محمود

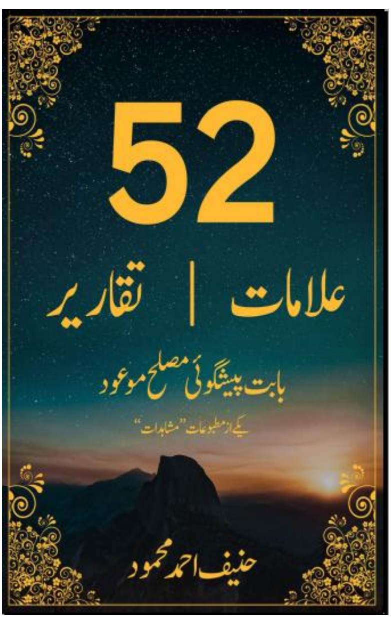
52
علامات | تقاریر
بابت پیشگوئی مصلح موعود
یکے از مطبوعات "مشاہدات"
حنیف احمد محمود

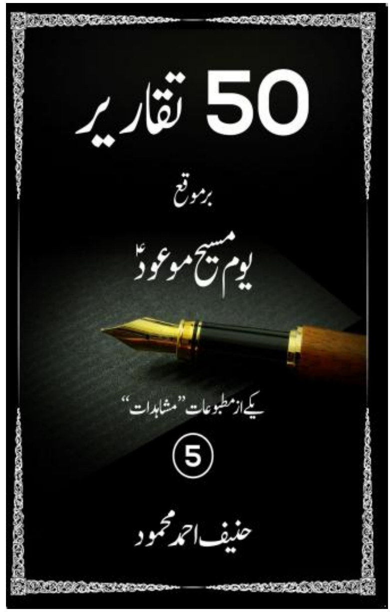

50 تقاریر
برموقع
یوم مسیح موعودؑ
یکے از مطبوعات "مشاہدات"
5
حنیف احمد محمود


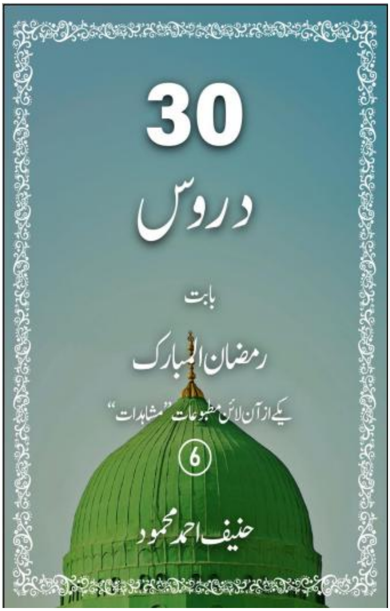

30
دروس
بابت
رمضان المبارک
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
6
حنیف احمد محمود


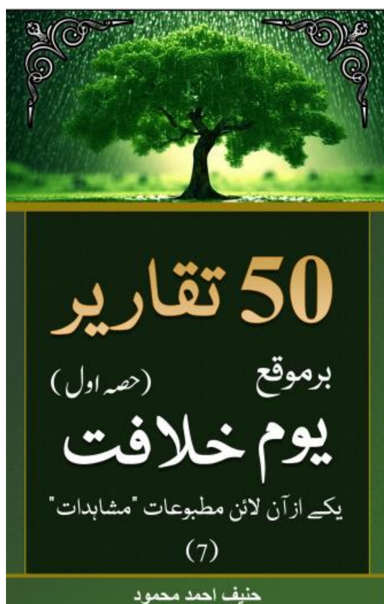

50 تقاریر
برموقع
(حصہ اول)
یوم خلافت
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
(7)
حنیف احمد محمود


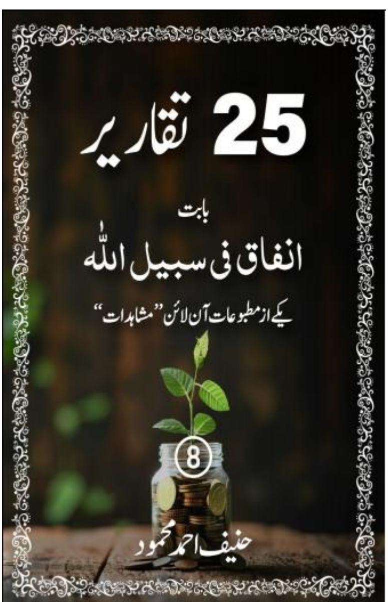

25 تقاریر
بابت
انفاق فی سبیل اللہ
یکے از مطبوعات آن لائن "مشاہدات"
8
حنیف احمد محمود

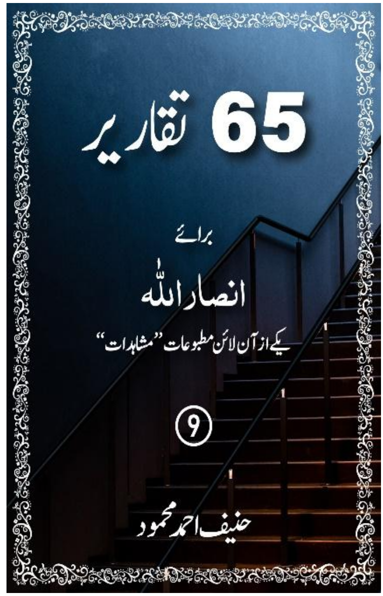
65 تقاریر
برائے
انصار اللہ
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
9
حنیف احمد محمود

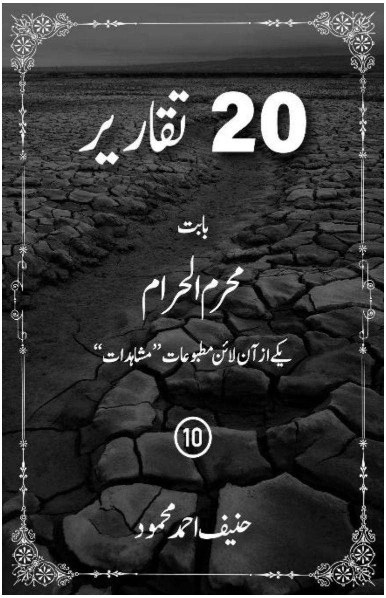
20 تقاریر
بابت
محرم الحرام
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
10
حنیف احمد محمود

25 تقاریر
بابت
اہلِ بیتِ رسولؐ اور اُن کا مقام و مرتبہ
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
11
حنیف احمد محمود

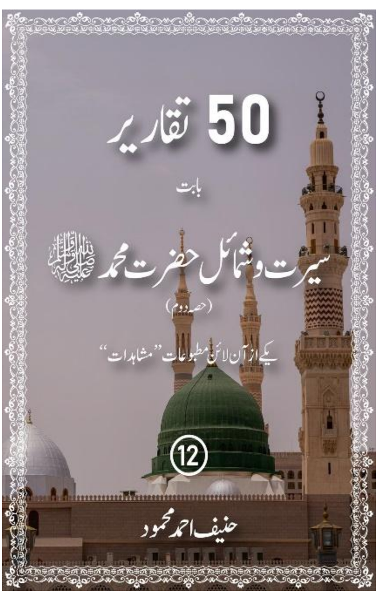
50 تقاریر
بابت
سیرت و شمائل حضرت محمد ﷺ
(حصہ دوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
12
حنیف احمد محمود

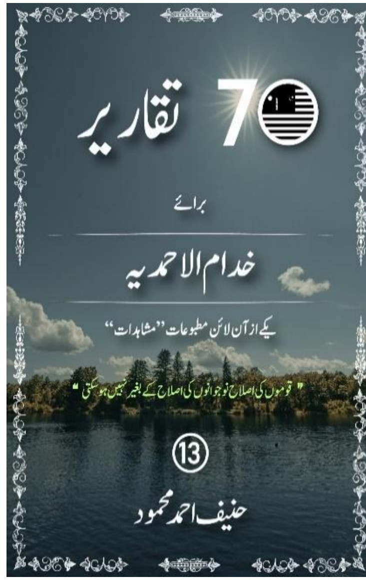
70 تقاریر
برائے
خدام الاحمدیہ
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی''
13
حنیف احمد محمود

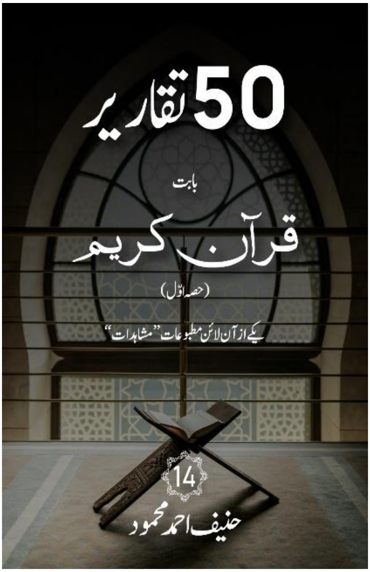
50 تقاریر
بابت
قرآن کریم
(حصہ اوّل)
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
14
حنیف احمد محمود

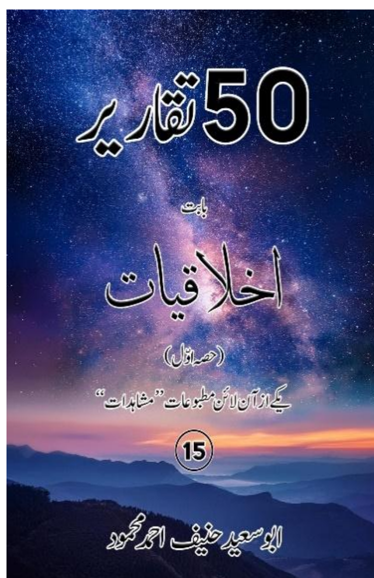
50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(حصہ اوّل)
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
15
ابوسعید حنیف احمد محمود

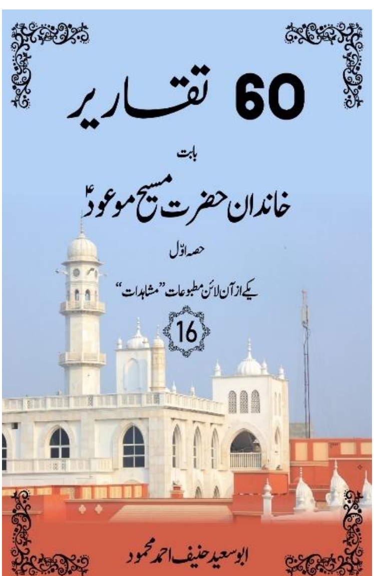
60 تقاریر
بابت
خاندان حضرت مسیح موعودؑ
حصہ اوّل
یکے از آن لائن مطبوعات ''مشاہدات''
16
ابوسعید حنیف احمد محمود

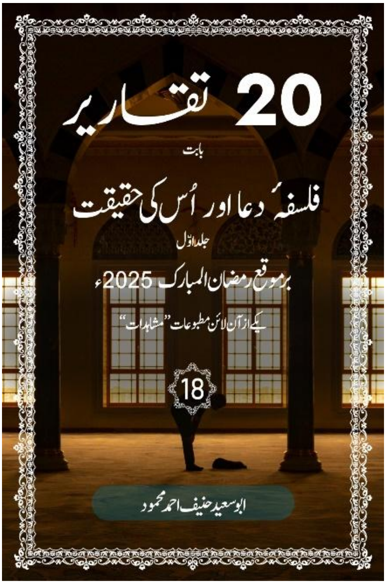
20 تقاریر
بابت
فلسفۂ دعا اور اُس کی حقیقت
جلد اوّل
برموقع رمضان المبارک 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
18
ابوسعید حنیف احمد محمود

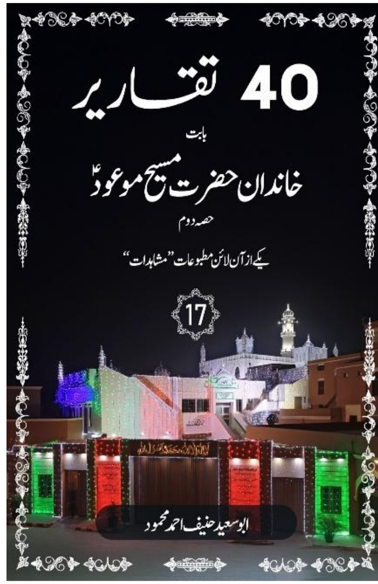
40 تقاریر
بابت
خاندان حضرت مسیح موعودؑ
حصہ دوم
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
17
ابوسعید حنیف احمد محمود

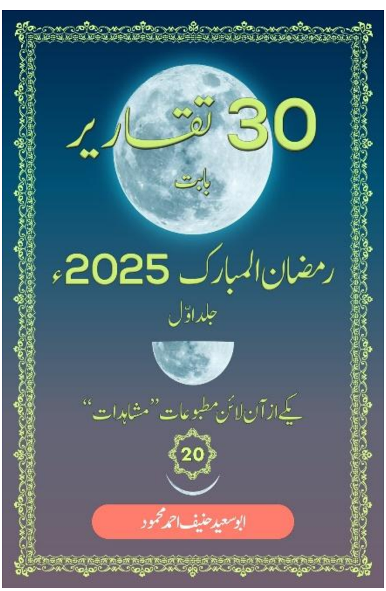
30 تقاریر
بابت
رمضان المبارک 2025ء
جلد اوّل
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
20
ابوسعید حنیف احمد محمود

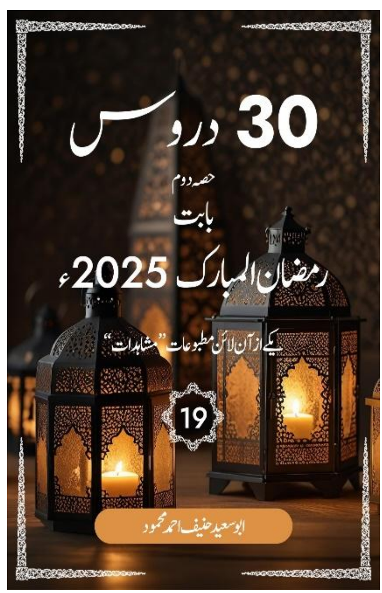
30 دروس
حصہ دوم
بابت
رمضان المبارک 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
19
ابوسعید حنیف احمد محمود

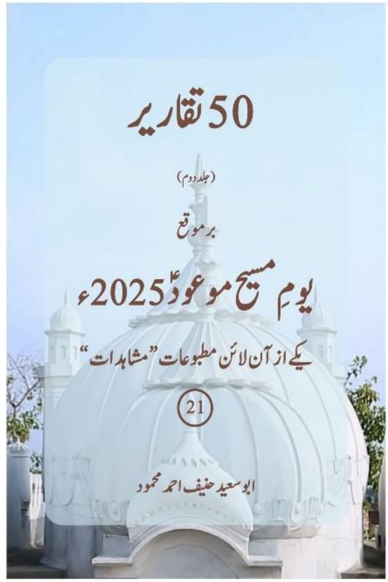
50 تقاریر
(جلد دوم)
بر موقع
یومِ مسیح موعودؑ 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
21
ابوسعید حنیف احمد محمود

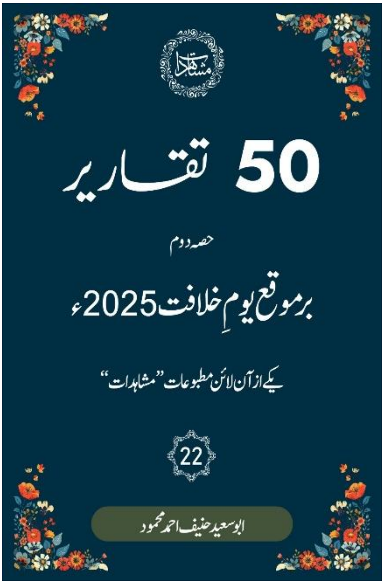
50 تقاریر
حصہ دوم
برموقع یومِ خلافت 2025ء
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
22
ابوسعید حنیف احمد محمود

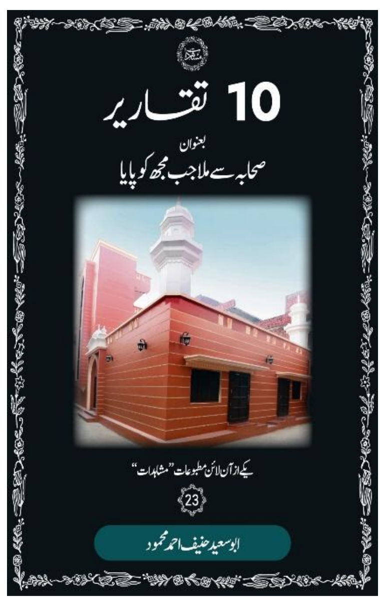
10 تقاریر
بعنوان
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
23
ابوسعید حنیف احمد محمود

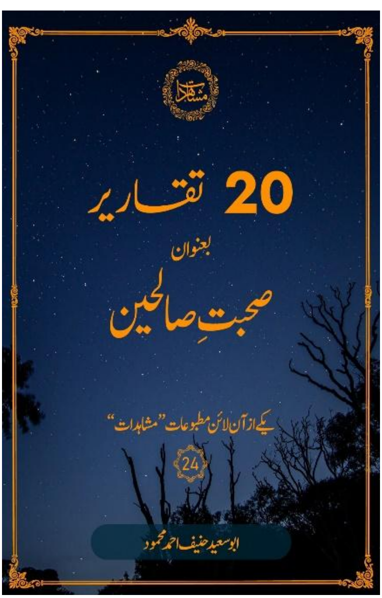
20 تقاریر
بعنوان
صحبتِ صالحین
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
24
ابوسعید حنیف احمد محمود

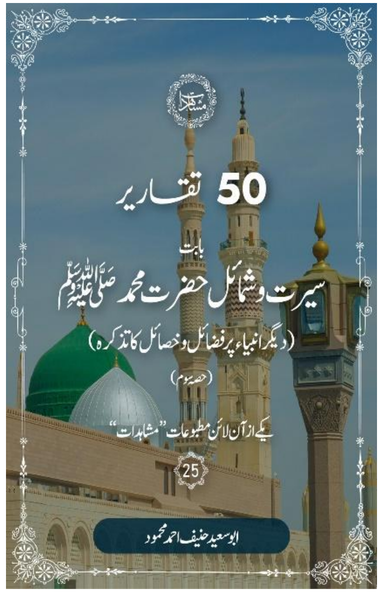
50 تقاریر
بابت
سیرت وشمائل حضرت محمد ﷺ
(دیگر انبیاء پر فضائل وخصائل کا تذکرہ)
(حصہ سوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
25
ابوسعید حنیف احمد محمود

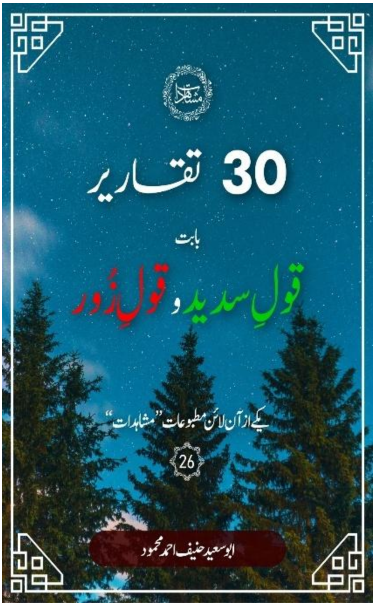
30 تقاریر
بابت
قولِ سدید و قولِ زُور
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
26
ابوسعید حنیف احمد محمود

50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(جلد دوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
27
ابوسعید حنیف احمد محمود

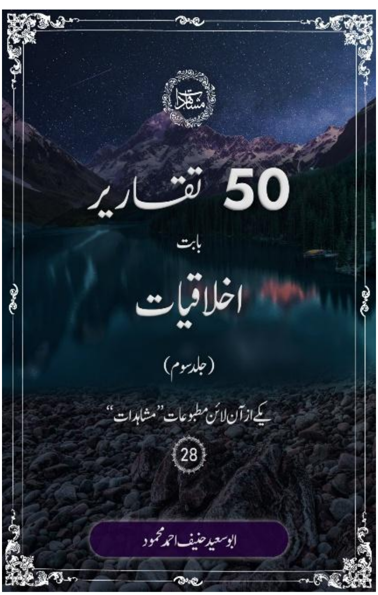
50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(جلد سوم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
28
ابوسعید حنیف احمد محمود

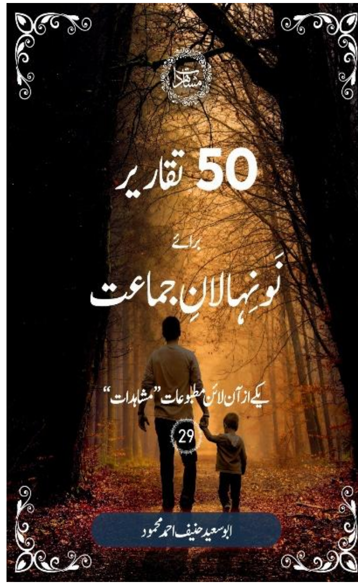
50 تقاریر
برائے
نَونہالانِ جماعت
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
29
ابوسعید حنیف احمد محمود

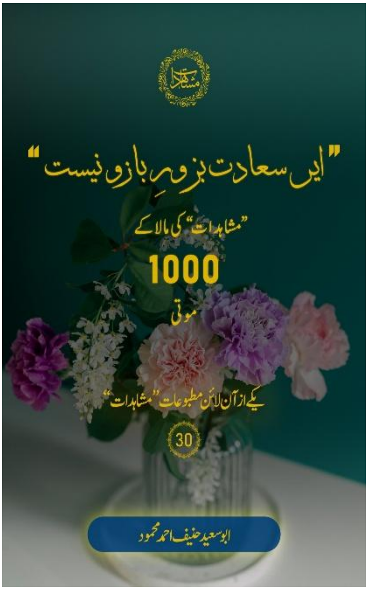
"ایں سعادت بزورِ بازو نیست"
"مشاہدات" کی مالا کے
1000
موتی
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
30
ابوسعید حنیف احمد محمود

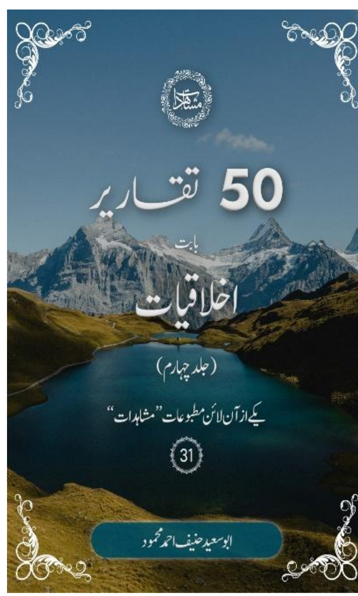
50 تقاریر
بابت
اخلاقیات
(جلد چہارم)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
31
ابوسعید حنیف احمد محمود

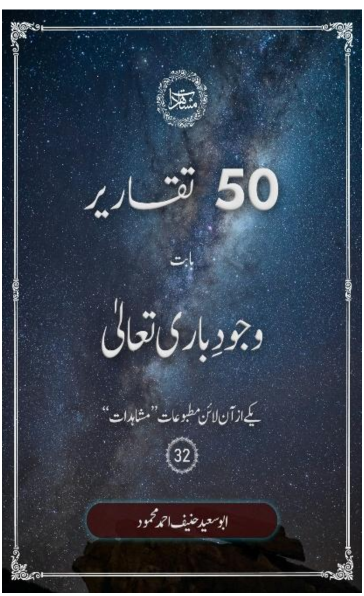
50 تقاریر
بابت
وجودِ باری تعالیٰ
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
32
ابوسعید حنیف احمد محمود

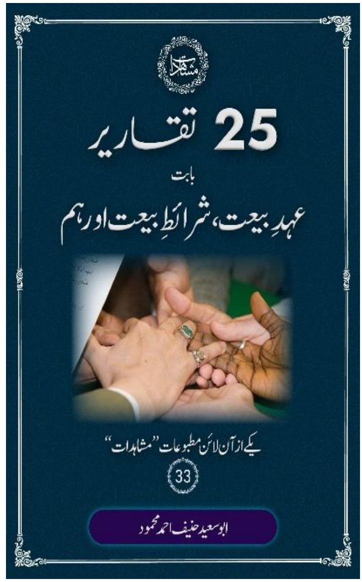
25 تقاریر
بابت
عہدِ بیعت، شرائطِ بیعت اور ہم
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
33
ابوسعید حنیف احمد محمود

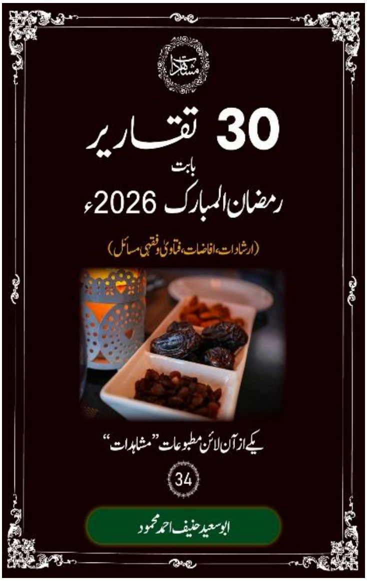
30 تقاریر
بابت
رمضان المبارک 2026ء
(ارشادات، افاضات، فتاویٰ و فقہی مسائل)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
34
ابوسعید حنیف احمد محمود

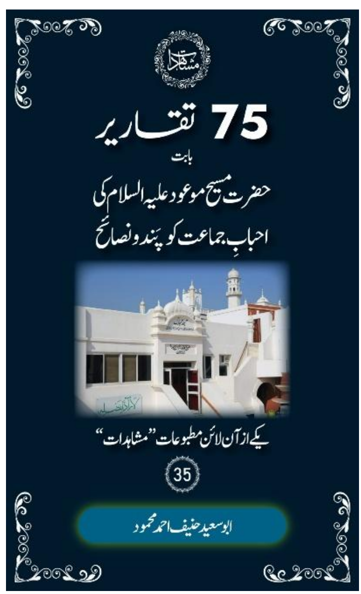
75 تقاریر
بابت
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
احبابِ جماعت کو پند و نصائح
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
35
ابوسعید حنیف احمد محمود

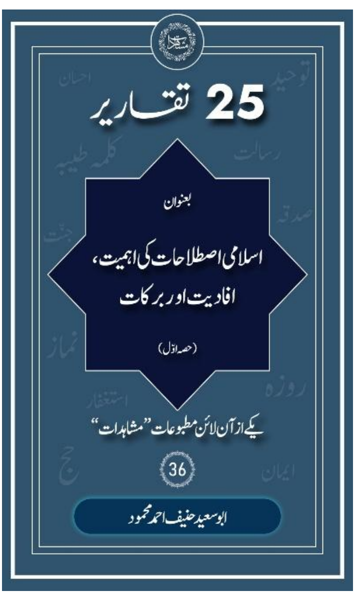
25 تقاریر
بعنوان
اسلامی اصطلاحات کی اہمیت،
افادیت اور برکات
(حصہ اوّل)
یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"
36
ابوسعید حنیف احمد محمود

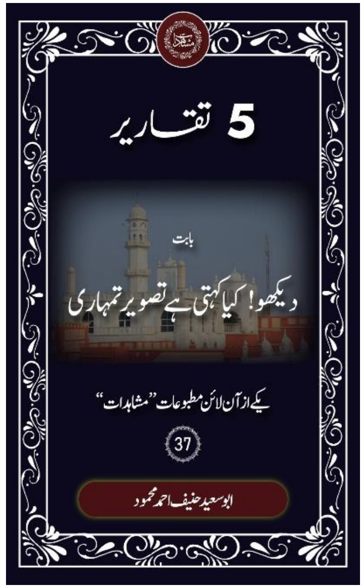


"ایں سعادت بزور بازو نیست"

"مشاہدات" کی مالا کے 1200 موتی

(زیر ترتیب)

یکے از آن لائن مطبوعات "مشاہدات"

38

ابو سعید حنیف احمد محمود

# محفوظ قلعے میں داخل ہونے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اگست 2024ء میں یہ تحریک فرمائی کہ بڑی عمر کے افراد **200 مرتبہ**، 15 سے 25 سال کے افراد **100 مرتبہ** یہ دعائیں پڑھیں اور چھوٹے بچوں سے والدین **3،4 دفعہ** دہرائیں

Hazrat Khalifatul Masih V (may Allah be his helper) instructed in his Friday Sermon on August 23rd, 2024, that adults should recite these prayers **200 times**, individuals aged 15 to 25 should recite them **100 times**, and parents should repeat these prayers with young children **three or four times**:

**سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ**

پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر۔

Holy is Allah, worthy of all praise and greatness. O Allah, bestow Your blessings upon Muhammad and the people of Muhammad.

**اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ**

**100 times daily | 100 دفعہ ورد کریں**

میں اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

I seek forgiveness from Allah, my Lord, for all my sins and turn to Him.

**رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ**

**100 times daily | 100 دفعہ ورد کریں**

اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

My Lord, everything is subservient to You! Protect me, help me, and have mercy on me.

ویب سائیٹ: www.mushahedat.com
فون نمبر: +44 73 7615 9966

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 دسمبر 2025ء کو فرمایا:۔

" جنہوں نے شرائط بیعت اپنے گھروں میں سامنے نہیں لگائیں وہ اب لگالیں جن سے پتہ لگتا رہے کہ شرائط بیعت کیا ہیں اور پڑھنے سے اپنی اصلاح بھی ہوگی "

# شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

**اول:۔** بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

**دوم:۔** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

**سوم:۔** یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

**چہارم:۔** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

**پنجم:۔** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

**ششم:۔** یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا۔

**ہفتم:۔** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

**ہشتم:۔** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

**نہم:۔** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

**دہم:۔** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

www.mushahedat.com | hanifahmadmahmood@hotmail.com | +44 7376 159966

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 دسمبر 2025ء کو فرمایا:۔

” جنہوں نے شرائط بیعت اپنے گھروں میں سامنے نہیں لگائیں وہ اب لگا لیں جن سے پتہ لگتا رہے کہ شرائط بیعت کیا ہیں اور پڑھنے سے اپنی اصلاح بھی ہوگی “

# Conditions of Initiation (Bai'at)

I. That he/she shall abstain from Shirk (association of any partner with God) right up to the day of his/her death.

II. That he/she shall keep away from falsehood, fornication, adultery, trespasses of the eye, debauchery, dissipation, cruelty, dishonesty, mischief and rebellion; and will not permit himself/herself to be carried away by passions, however strong they might be.

III. That he/she shall regularly offer the five daily prayers in accordance with the commandments of God and the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); and shall try his/her best to be regular in offering the Tahajud (pre-dawn supererogatory prayers) and invoking Darood (blessings) on the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); that he/she shall make it his/her daily routine to ask forgiveness for his/her sins, to remember the bounties of God and to praise and glorify Him.

IV. That under the impulse of any passions, he/she shall cause no harm whatsoever to the creatures of Allah in general, and Muslims in particular, neither by his/her tongue nor by his/her hands nor by any other means.

V. That he/she shall remain faithful to God in all circumstances of life, in sorrow and happiness, adversity and prosperity, in felicity and trial; and shall in all conditions remain resigned to the decree of Allah and keep himself/herself ready to face all kinds of indignities and sufferings in His way and shall never turn away from it at the onslaught of any misfortune; on the contrary, he/she shall march forward.

VI. That he/she shall refrain from following un-islamic customs and lustful inclinations, and shall completely submit himself/herself to the authority of the Holy Quran; and shall make the Word of God and the Sayings of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) the guiding principle in every walk of his/her life.

VII. That he/she shall entirely give up pride and vanity and shall pass all his/her life in humbleness, cheerfulness, forbearance and meekness.

VIII. That he/she shall hold faith, the honor of faith, and the cause of Islam dearer to him/her than his/her life, wealth, honor, children and all other dear ones.

IX. That he/she shall keep himself/herself occupied in the service of God's creatures for His sake only; and shall endeavor to benefit mankind to the best of his/her God-given abilities and powers.

X. That he/she shall enter into a bond of brotherhood with this humble servant of God, pledging obedience to me in everything good, for the sake of Allah, and remain faithful to it till the day of his/her death; that he/she shall exert such a high devotion in the observance of this bond as is not to be found in any other worldly relationship and connections demanding devoted dutifulness.

(Translated from Ishtehar Takmeel-e-Tabligh, January 12, 1889)

www.mushahedat.com | hanifahmadmahmood@hotmail.com | +44 7376 159966

# انڈیکس



| نمبر شمار | مشاہدات | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| 1 | 1187 | تصویر کھنچوانے کے متعلق ارشادات (حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے کرام) (تقریر نمبر 1) | 1 |
| 2 | 1188 | حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا فوٹو اُتروانے کی وجہ (تقریر نمبر 2) | 14 |
| 3 | 1189 | تصویریں بولتی اور تبلیغ کا کام کرتی ہیں (تقریر نمبر 3) | 26 |
| 4 | 1190 | ''دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری'' (تقریر نمبر 4) | 39 |
| 5 | 1191 | تصویر اَور فوٹو میں فرق اور اِن کا مشرکانہ استعمال (تقریر نمبر 5) | 49 |

# ضروری نوٹ

ہر مقرر یعنی تقریر کرنے والا تقریر کا آغاز درج ذیل تشہد سے کرے۔

## تشہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ / خطاب کے آغاز میں تشہد بھی پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس خطبہ / خطاب میں تشہد نہ ہو وہ یَدِ جَذْمَاء یعنی ایک ٹنڈے (کٹے ہوئے) ہاتھ کی مانند ہے۔

(جامع ترمذی، مشکوۃ المصابیح، باب اعلان النکاح، حدیث نمبر 3015)

﴿1﴾ ﴿مشاہدات۔1187﴾

# تصویر کھنچوانے کے متعلق ارشادات

## (حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے کرام)

## (تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آل عمران:7)

وہی ہے جو تمہیں رِحموں میں جیسی صورت میں چاہے ڈھالتا ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

غیر کیا جانے کہ غیرت اُس کی کیا دکھلائے گی
خود بتائے گا انھیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

**معزّز سامعین!** بعض علمائے اسلام تصویر کھنچوانے کو اسلام میں حرام تصوّر کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تصویر کھنچوانے پر اعتراض کرتے ہیں۔ آج مَیں اپنی تقریر میں اِس حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کے ارشادات آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد پیش ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست

کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جِنّ حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدّت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی۔ اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔ اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور وَجعُ المَفَاصِل ونقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔

جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہلِ فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے

ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکّہ کے روپیہ اور دونّیاں اور چونّیاں اور اٹھنّیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا اُن سکّوں پر تصویریں نہیں، افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہلِ فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد 21، براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 365 تا 367)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عموماً مجھ سے سوال کیا جاتا ہے کہ ہر احمدی مرزا صاحب کی تصویر رکھتا ہے اور اس سے غرض اس کی پرستش کی ہوتی ہے۔

مَیں بآوازِ بلند پکار کر کہتا ہوں کہ جو کوئی شخص مرزا صاحب کی تصویر پوجتا ہے وہ یقیناً مشرک ہے اور شرک کرتا ہے اور تصویروں کے بنانے کو مرزا صاحب سخت اور گندی بدعت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ یہاں کچھ ایسے کارڈ آئے تھے جن پر آپ کی تصویر تھی تو آپؑ نے فرمایا کہ ان سب کو جلا دو نیز یہ بات بھی بالکل جھوٹ ہے کہ ہر ایک مرزائی کے پاس مرزا صاحب کی تصویر ہوتی ہے میرے پاس ہی کوئی نہیں جو احمدی تصویر رکھتا ہے وہ مرزا صاحب کے بالکل خلاف کرتا ہے۔ مرزا تصویر کی پرستش کرانے کو دنیا میں نہیں آیا۔ فقط۔ نورالدین"

(الحکم جلد نمبر 24۔ مورخہ 10 جولائی 1906ء صفحہ 9)

"ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا۔"

(ارشادات نور جلد 2 صفحہ 47)

”حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کے متعلق فرمایا کہ دنیا میں دعوے تین قسم کے لوگ کرتے ہیں۔ ایک مجنون لوگ کرتے ہیں۔ دوسرے دوکاندار لوگ بھی کرتے ہیں۔ مثلاً ایک فقیر گدی والا ہے چوری ہو رہی ہے دو غلام موجود ہیں کوئی کسی کو بات نہیں کرنے دیتے۔ تیسرے راستباز لوگ ہوتے ہیں۔ یورپ میں جب حضرت کی دعوت پہنچی تو اُن لوگوں کے خط آئے کہ ہمیں تصویر دکھائی جائے کہ وہ پاگل تو نہیں ہے۔ شکل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ یہاں ایک پڑھی لکھی عورت ہے جو پاگل ہے۔ اس کو ہر ایک معلوم کرلیتا ہے۔

حضرت صاحب اب یورپ میں ہر ایک کے گھر کب پہنچ سکتے ہیں اس ضرورت کے واسطے تصویر بنائی گئی۔

پوچھا گیا کہ اگر پوشیدہ گھر میں رکھ لیں تو کیا ہرج ہے؟

فرمایا کہ ہمارا کوئی کام مخفی نہیں ہے سب کچھ ظاہر ہے۔ ہمارے گھر میں کوئی نہیں ہے۔ ہم کیوں رکھیں۔“

(ارشادات نور جلد 3 صفحہ 290)

## سامعین! ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

” صوفیاء کا طریقہ تھا کہ دل سے دل کو پڑھاتے تھے وہ تمام سبق اسی طرح پڑھتے تھے۔ وہ بات زبان سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی جو ایک قلب سے دوسرے قلب کو بجلی کی رَو کی طرح حاصل ہوتی ہے۔ الفاظ کا اثر کانوں کے ذریعہ ہوتا ہے مگر الفاظ بعض کیفیات کے متحمّل نہیں ہو سکتے۔ اصل سبق تو وہی تھے جو قلوب کے ذریعہ توجہ سے ہوتے تھے مگر آجکل کے جھوٹے صوفیوں نے جن کا نام توجہ کہا ہے یہ نہیں۔ وہ بھی خواہش اور کامل تزکیہ سے حاصل ہوتی ہے جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلّ اور بُروز کہا ہے۔ ایک شخص خواہ کیسا ہی فصیح البیان ہو الفاظ کے ذریعہ ایک تصویر کو نہیں دکھا سکتا، لیکن اگر فوٹو سامنے رکھ دیا جائے تو فوراً تصویر کی تمام چیزیں نظر آجائیں گی۔ یہ سبق نہایت کارآمد اور اہم ہے لیکن اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ پس بعض تفصیلات الفاظ کے ذریعہ ادا نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ بروز کے طور پر آتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص کہتا چلا جائے کہ ناک ایسی ہے کان ایسے ہیں آنکھ ایسی ہے مگر کوئی چیز ہو بہو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ہاں فوٹو کے ذریعہ سب کچھ سمجھ میں آجاتا ہے۔“

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 34-35)

پھر حضورؓ فرماتے ہیں۔

”اسی طرح اب دور بینیں نکل چکی ہیں جن سے دُور دُور کی چیزیں دیکھی جاسکتی ہیں اور اب تو وائرلیس نے ترقی کرتے کرتے یہ صورت اختیار کر لی ہے کہ شکلیں بھی دُور دُور تک دکھادی جاتی ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ قریب زمانہ میں جرمن میں بیٹھا ہوا شخص جب انگلستان کے ایک شخص سے گفتگو کر رہا ہو گا تو نہ صرف اس کے الفاظ وہاں پہنچیں گے بلکہ ساتھ ہی ساتھ اُس کی تصویر بھی آجائے گی اور یوں معلوم ہو گا گویا آمنے سامنے بیٹھ کر دونوں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی یورپ کے بعض ممالک میں ریڈیو کی ایک دوسری قسم عمل کر رہی ہے۔ جس میں آواز کے ساتھ وہاں کا نظارہ بھی آجاتا ہے مگر ابھی اس کا دائرہ عمل محدود ہے۔ سو میل سے زیادہ ایسا نہیں کرسکتے۔ اس ایجاد کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ جب ترقی کر جائے گی تو دنیا بھر میں آواز کے ساتھ نظارے اور تصویریں بھی ایک ہی ساتھ پہنچائی جاسکیں گی۔ مثلاً انگلستان میں کوئی شاہی جلوس نکلا یا ولایت میں تاج پوشی کی تقریب ہوئی تو نہ صرف ہندوستان کے لوگ وہاں کے لوگوں کی آواز میں سن سکیں گے بلکہ ساتھ کے ساتھ نظارہ بھی دیکھتے جائیں گے اور انہیں یوں معلوم ہو گا کہ گویا وہ لنڈن میں موجود ہیں۔ بادشاہ گزر رہا ہے اور اس کے ساتھ فلاں فلاں تزک واحتشام کا سامان ہے۔ اس کے متعلق وہاں تجربے شروع ہو گئے ہیں اور پچاس سو میل کے اندر اس قسم کے نظارے دکھائے جانے شروع ہو گئے ہیں۔ گویا آواز کے ساتھ نظارہ کا انتقال بھی شروع ہو گیا ہے اور آئندہ ہندوستان یا چین یا جاپان میں بیٹھا ہوا شخص نہ صرف انگلستان کے لوگوں کی آوازیں سنے گا بلکہ وہاں کے نظارے بھی دیکھ سکے گا۔ وہ نہ صرف یہ سنے گا کہ فلاں شخص لیکچر دے رہا ہے بلکہ اس شخص کو اور اس کے ارد گرد بیٹھنے والوں کو بھی دیکھتا جائے گا اور دنیا تھوڑے ہی عرصہ میں اس قابل ہو جائے گی کہ نہ صرف لوگوں کی آوازیں سنے بلکہ ان کی شکلیں بھی دیکھے اور ان کی حرکات کا بھی مشاہدہ کرے۔ پھر ٹیلیفون پر بھی اس قسم کے تجربے شروع ہو گئے ہیں کہ جب کوئی دو شخص ٹیلیفون پر آپس میں گفتگو کرنے لگیں تو معاً ان دونوں کی شکلیں بھی ایک دوسرے کے سامنے آجائیں۔ جب اس میں کامیابی ہو جائے گی تو اگر ایک شخص شملہ یا دہلی میں یا کلکتہ میں بیٹھا ہوا قادیان کے ایک شخص سے گفتگو کرے گا تو اُدھر وہ بات شروع کریں گے اور اِدھر وہ ایک دوسرے کی شکل بھی دیکھنے لگ جائیں گے اور انہیں اس طرح معلوم ہو گا جس

طرح وہ دونوں پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ تو وہ جو واہمہ پیدا ہو گیا تھا کہ خدا کس طرح ساری دنیا کو دیکھ سکتا ہے اور کس طرح ساری دنیا کی آوازیں سن سکتا ہے، اِس ترقی نے اسے دور کر دیا اور بتا دیا کہ جب معمولی انسان میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی قابلیت رکھی ہے کہ وہ اپنی آواز تمام دنیا کو سنا سکتا ہے اور دنیا کے دوسرے کنارے کے آدمی کی بات کو بآسانی سن سکتا ہے اور نہ صرف آواز سن سکتا ہے بلکہ اس کی شکل بھی دیکھ سکتا ہے، تو کیا خدائے ذوالجلال وَالْقُدْرَۃ جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے وہ ہر چیز کو نہیں دیکھ سکتا اور ہر شخص کی آواز نہیں سن سکتا؟ اور جب وہ ہر چیز کو دیکھتا اور ہر شخص کی آواز سنتا ہے تو اس کیلئے کسی اور مددگار خدا کی کیا ضرورت رہی۔ وہ اکیلا ہی ساری دنیا پر حاوی ہے اور اکیلا ہی سب پر حکومت کر رہا ہے۔ پس نشر الصوت کے آلہ نے شرک کے عقیدہ پر ایک کاری ضرب لگائی ہے۔ خصوصاً اس شرک کے عقیدہ پر جو فلسفیوں کا پیدا کردہ ہے اور وہی درحقیقت علمی شرک ہے اور اس طرح وائرلیس اور لاؤڈ سپیکر نے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کو محدود کرنے والے عقائد کو باطل کر کے رکھ دیا ہے۔"

(خطبات محمود جلد 19 صفحہ 5-6)

فرمایا:

" اسلام نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔ میری جب شادی ہوئی میری عمر چھوٹی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو لکھا کہ لڑکی کی تصویر بھیج دیں۔ انہوں نے تصویر بھیج دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تصویر مجھے دے دی۔ مَیں نے جب کہا کہ مجھے یہ لڑکی پسند ہے تب آپ نے میری شادی وہاں کی۔"

(خطبات محمود جلد 32 صفحہ 80-81)

### ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" آج کا یہ جمعہ اس سال کے رمضان کے مہینے کا آخری جمعہ ہے اور اس آخری جمعہ کے متعلق جہاں بہت سی بدعات اُمّتِ مسلمہ میں پیدا ہو گئی ہیں وہاں بہت سے لوگوں نے اس سے نہایت اچھے اس اسباق بھی

سیکھے ہیں۔ جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے ہم میں سے ہر ایک دوست کو ہر وقت چوکس رہنا چاہیے کہ اس قسم کی کوئی بدعت کسی چور دروازے سے جماعتِ احمدیہ میں داخل نہ ہونے پائے۔

ابھی جب مَیں یہاں پہنچا تو ربوہ کے ایک فوٹو گرافر صاحب کھڑے تھے۔ مَیں نے پوچھا آپ یہاں کیسے آ گئے ہیں۔ کہنے لگے آپ کی تصویریں لینی ہیں۔ مَیں نے کہا رمضان کے پہلے ہفتوں میں مَیں نے آپ کو یہاں نہیں دیکھا۔ مَیں سمجھتا ہوں اُن کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ وہ اس موقع پر تصویریں کھینچیں گے اور بعد میں جو لوگ نئے نئے احمدی ہوتے ہیں اور پُرانے خیالات لے کر آتے ہیں یا کئی بچے ہیں جو بڑے ہوتے ہیں یا بعض بچے ہیں جن کو ابھی شعور نہیں آیا ہو تا اُن کو کہیں گے دیکھو! یہ جمعۃ الوداع کی تصویر ہے۔ اس لئے مَیں نے اُن کو تصویریں اُتارنے سے روک دیا۔ گو ہے تو یہ ایک چھوٹی سی بات (ہے) لیکن اسے بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے اندر سوئی کے ناکے جتنا رخنہ بھی پیدا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس طرح آہستہ آہستہ بدعات کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم خدا تعالیٰ کی ایک چیدہ جماعت ہیں۔ ہمیں اس قسم کی بدعات سے اجتناب کرتے ہوئے سادگی اور عاجزی کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گزارنے چاہئیں۔"

(خطبات ناصر جلد 4 صفحہ 482)

پھر ایک اَور موقع پر فرمایا۔

"منصورہ بیگم دونوں سفروں میں میرے ساتھ گئی ہیں کئی دفعہ بعض امریکن پوچھتے تھے کہ آپ کی تصویر لے لیں۔ مَیں کہتا تھا کہ ضرور لو۔ ان کے ملکوں میں جس پردہ کی حالت میں وہ لوگ باقاعدہ پردے کے اندر اور پورا کام کر رہی تھیں۔ میری نیت یہ ہوتی تھی کہ ان کے گھروں میں بھی یہ دلیل پہنچ جائے کہ یہ جو تم بعض دفعہ اپنی حماقت کی وجہ سے اعتراض کر دیتے ہو کہ عورت اگر پردہ کرے گی تو وہ عضوِ معطّل ہو کر رہ جائے گی اور اگر کام نہیں کر سکے گی تو اپنی ذمہ داریوں کو نباہ نہیں سکے گی۔ یہ غلط ہے۔"

(خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 545)

پھر فرمایا۔

" اُمّتِ واحدہ بنانے کے اس منصوبہ کا چھٹا حصہ یہ ہے کہ تصاویر کا تبادلہ کیا جائے۔ مثلاً اب یہاں بھی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ گو ان کی ابتدائی شکل ہے لیکن کام شروع ہو گیا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں اس سلسلہ میں

البم تیار ہونے چاہئیں جو ملک ملک بھجوائے جائیں ۔ اس موقع پر بھی اور شوری کے علاوہ دوسرے اجتماعات کی تصاویر بھی البم کی صورت میں باہر بھجوائی جائیں اور اسی طرح مثلاً جماعتی تقریبات ہوتی ہیں۔ نائیجیریا میں، غانا میں، آئیوری کوسٹ میں، لائبیریا میں، سیرالیون میں۔ ان کی تصاویر بھی یہاں آپ کے پاس پہنچنی چاہئیں۔ وہ Still بھی ہوں یعنی بورڈوں پر لگادی جائیں اور movies بھی ہوں جو پروجیکٹر پر دکھائی جائیں اور آپ کو پتہ لگے کہ احمدیت کتنی ترقی کر رہی ہے۔"

(خطابات ناصر جلد اوّل صفحہ 675)

## سامعین! ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگوں کی تصاویر سے شرک کی حدّ تک پیار کرنے کے مخالف بیان دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" اس ضمن میں ایک اور نصیحت مَیں جماعت کو یہ کرنی چاہتا ہوں کہ تصاویر کا دَور ہے اور تصاویر کے ذریعے ہم بڑے بڑے فائدے اٹھانا چاہتے ہیں لیکن تصاویر میں بعض نقصان کے پہلو بھی ہوتے ہیں اور ان میں ایک پہلو یہ ہے کہ جو بزرگوں کی تصاویر ہیں ان کے طرف شرک کا رجحان پیدا ہو جائے اور یہ رجحانات بعض دفعہ بہت ہی باریک راہوں سے داخل ہوتے ہیں اور جب تک ایک متقی انسان یا جب تک خدا کسی انسان کو توفیق نہ عطا فرمائے اس وقت تک وہ بعض دفعہ متنبہ ہی نہیں ہو سکتا کہ مَیں نے جو اس تصویر کو دیکھا، میرے دل پر جو اس کا اثر پڑا وہ تقویٰ کے مطابق تھا یا مشرکانہ رنگ رکھتا ہے؟ مَیں سمجھتا ہوں کہ حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی وجہ ہے کہ تصویروں کا رواج نہیں دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ ایجادات ہی بعد میں ہوئیں جن ایجادات کے ذریعے آج ہم تصویری زمانے میں داخل ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک وجود اور آپ کا روحانی اور نورانی چہرہ اتنی عظمت رکھتا ہے کہ ہرگز بعید نہیں تھا کہ اگر وہ تصویریں محفوظ ہوتیں تو ان کی عبادت شروع ہو جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اس خطرے کو محسوس کیا اور جماعت کو تاکید کی کہ مَیں جو تصویریں اپنی کھینچوا رہا ہوں صرف اس لئے کہ دنیا چہروں کو دیکھ کر اندازے لگایا کرتی ہے اور بعض زیرک لوگ چہروں کے نقوش پڑھ کر دل کی صداقت کے نقوش دیکھنے لگ جاتے ہیں، ان

تک ان کی نظر پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے اس غرض سے مَیں نے تصویریں شائع کی یہ مقصد نہیں ہے کہ نعوذباللہ تم لوگ ان تصویروں کو دیکھ دیکھ کر میرے متعلق نامناسب عظمت کے جذبات اپنے دل میں پیدا کرو کیونکہ یہ شرک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پُرانے بزرگوں کی تصویروں کے ساتھ یہ تاکید ضروری ہے، خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصاویر کے ساتھ کہ اپنے نفوس کا جائزہ لیا کریں کہ ان سے کسی طرح کوئی دور بعید کا شرک کا تصوّر تو نہیں پیدا ہو رہا۔ جب مَیں شرک کا تصوّر کہتا ہوں تو آپ میں سے غالباً تمام یہ سوچیں گے کہ نعوذ باللہ من ذالک ہم تو موحّد جماعت ہیں، توحید کی خاطر قائم کئے گئے، تمام دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا ہے، خدائے واحد کے قدموں میں اکٹھا کرنا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم جو موحّد جماعت ہیں اور دنیا کو توحید سکھانے کے لئے نکلے ہیں۔ ہم مشرکانہ خیالات میں مبتلا ہو جائیں لیکن مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن کریم نے مطلع فرمایا ہے، متنبّہ کیا ہے کہ شیطان ایسی ایسی جگہوں سے حملے کرتا ہے جن کے متعلق آپ تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ وہ چھپ کے اپنی کمین گاہوں سے آپ پر حملے کرتا ہے اور بسا اوقات شرک کا آغاز محسوس بھی نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ مجھے خود ذاتی طور پر اس قسم کے ایک حملے کا تجربہ ہوا۔ ربوہ کی بات ہے بہت پرانی... بات ہے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر، اوّل تو مَیں اسی وجہ سے لگاتا نہیں تھا پہلے اپنے گھر میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عموماً اس کو پسند نہیں فرمایا، پھر چونکہ دیکھا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس کی عادی ہو چکی ہے اور ایک عام تصویر کے طور پر دیکھتی ہے اس کے ساتھ کسی قسم کی غیر معمولی عظمت کا خیال منسلک نہیں کرتی اور پھر آنے والوں کے لئے اور اس خیال سے کہ بچے دیکھیں اور ان کو پتا تو ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کون تھے اور ان کی پاکیزہ صورت سے ان کے دل پر نیک اثر پڑے۔ مَیں نے بھی تصویر لگائی لیکن ایک دفعہ جب مَیں اس کمرے میں کپڑے بدل رہا تھا اچانک مجھے شرم سی محسوس ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کے سامنے اور وہ پہلی خطرناک الارم کی گھنٹی تھی جو میرے اندر بجی۔ مجھے خیال آیا کہ یہ کیسی مشرکانہ بات ہے۔ تصویر سے اس خیال سے مَیں شرما رہا ہوں کہ مَیں تصویر کو دیکھ رہا ہوں حالانکہ تصویر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تصویر کو دیکھ کر یہ خیال کر لینا کہ ہم اس تصویر کے سامنے بُری باتیں نہ کریں۔ پھر یہ

ساری باتیں پھر میرے ذہن میں اُبھرنی شروع ہوئیں۔ تصویر کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ بعض حالتوں میں تصویر اُلٹی کر دی جائے، بعض میں سیدھی کر جائے، کوئی بیہودہ حرکت کرنی ہو تو تصویر کو الگ کر دیا جائے یہ سارے شرک اِسی رستے سے داخل ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ دلوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اُس وقت مجھے خیال آیا کہ اصل تو تقویٰ نام ہی اِس بات کا ہے کہ سوائے خدا کے حاضر ناظر ہونے کے تصوّر کے اور کوئی تصوّر نہ ہو۔"

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 368-369)

فرمایا:

"تمام دنیا میں یہ انتظام ہونا ضروری ہے کہ بعض کارکنوں کو تربیت دی جائے وہ نمائش دکھانے کے لئے باری باری اپنے وقت پیش کریں اور جو وہاں ڈیوٹی پر ہو اس کو پتا ہو کہ کس طرح دکھانی ہے اور کیا بتانا ہے۔ مثلاً شہداء کی تصاویر ہیں اور اسیر ان راہ مولیٰ کی تصاویر ہیں وہاں یہ تو لکھا ہو گا یہ شہید ہیں، یہ اسیر ہیں لیکن یہ نہیں بتایا جا سکتا تفصیل سے کہ جرم کیا تھے، کس طرح واقعہ ہوا؟ تو اگر پتا ہو تو بعض شہداء کی تصویروں کے سامنے اُنگلی اُٹھا کر دکھایا جا سکتا ہے یہ اس کا پس منظر ہے، اس طرح شہادت ہوئی اور یہ جو بتایا جاتا ہے اس کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ نظری طور پر دیکھ کر دل نرم پڑتے ہیں لیکن ساتھ کان جب یہ سن رہے ہوتے ہیں کہ اس کا پس منظر کیا ہے، کیوں ایسا ہوا؟ تو اس کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ فرانس میں بعض مہمانوں کو خود مجھے نمائش دکھانے کی توفیق ملی اور اس دوران ہی بعض مہمانوں نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ ہمیں تو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ چیز کیا ہے اور کتنی عظمت اختیار کر چکی ہے اور ان تصویروں کے پیچھے کیا کیا کہانیاں اور کیا کیا چیزیں ہیں...... لفظوں میں لکھا جائے کہ یہ کیا چیز ہے اور اس میں بہر حال اختصار کرنا پڑے گا اور پھر تربیت یافتہ نوجوان ساتھ چل کر ان کو دکھائیں یہ کیا کیا واقعات ہیں، یہ تصویریں کن بزرگوں کی ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تصاویر ہیں۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ کون لوگ ہیں تو ان کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے نظریں گھڑی رہ جاتی ہیں ان کی چہروں پر۔ کِس قسم کے لوگ تھے، کِس قسم کے عشّاق تھے اور پُرانے وقتوں میں جماعت کِس حال سے گزر رہی تھی۔ افریقہ کے مبلغین کی پُرانے زمانوں کی تصویریں ہیں۔ جب تک آپ وہ

دکھا کر پھر آگے نہیں بڑھیں گے تو موجودہ زمانے میں جو اللہ تعالیٰ نے ترقی عطا فرمائی ہے اس کا موازنہ نہیں ہو سکتا۔"

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 365-366)

پھر فرماتے ہیں۔

" دن رات ہندو اَیکٹروں اور اَیکٹرسوں کی پرستش کریں اور واقعہ پرستش ہے، تصویریں لگا کر دیکھنا ان میں مگن ہونا، اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا اور پرستش کس کو کہتے ہیں۔ پرستش کا نام ہے عبادت اور عبادت کا لفظ غلامی سے تعلق رکھتا ہے۔ تم جس کو اپنا معبود بناؤ گے اس کی غلامی کرو گے اس کے انداز سیکھو گے ویسی شکلیں بناؤ گے۔ پس جب یہ شروع ہو جائے تو اس کا نام عبادت ہی ہے کوئی اس میں مبالغہ آمیزی کا کوئی سوال نہیں اور یہ عبادت جو وہاں ہو رہی ہے جھوٹ کی عبادت ہے کیونکہ ایکٹنگ اور جھوٹ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔"

(خطبات طاہر جلد 15 صفحہ 343)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک بچی نے سوال و جواب کی ایک نشست میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ face book کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ یہ اچھی نہیں ہے۔ اس سے منع کیا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

"مَیں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے۔ بلکہ مَیں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آجکل جن کے پاس face book ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی جگہ پر چلے جاتے ہیں جہاں بُرائیاں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لڑکے تعلق بناتے ہیں۔ بعض جگہ لڑکیاں trap ہو جاتی ہیں اور face book پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں، عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی، اُس نے آگے اپنی فیس بُک پر ڈال دی اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کر نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر گروپس

بنتے ہیں مَردوں کے، عورتوں کے اور تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح بُرائیاں زیادہ پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ بُرائیوں میں جایا ہی نہ جائے“

(کلاس واقفاتِ نو 8۔ اکتوبر 2011ء جرمنی)

فرمایا:

”اس طرح کی بدعات ہمارے لوگوں میں بھی شروع ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ اپنے فوت شدگان کی تصاویر اپنے ساتھ لگا لیتے ہیں۔ بعض لوگ شادیوں کی تقریبوں میں تصویر بڑی سی فریم کروا کر لگا لیتے ہیں کہ یہ ہمارے فوت شدہ بزرگ ہیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ یہ سب شرک ہے۔ بدعت ہے اس سے بچنا چاہیے۔ صرف نیک مقصد کے لیے اپنی یادگار کے طور پر البم میں تصویریں رکھنا جائز ہے لیکن اس کو فطرت بنا لینا اور پھر ہر صبح اٹھ کر دیکھنا، سلام کرنا بدعت ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ اپریل 2026ء)

فرمایا:

”حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پوسٹ کارڈ تھا جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرات نہ کی۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 214)

لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹوئیٹس (Tweets) میں، واٹس ایپ (WhatsApp) پر مَیں نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے یہ پُرانے کارڈ نکال کر یا پھر انہوں نے اپنے بزرگوں سے لئے یا بعضوں نے پُرانی کتابوں کی دوکانوں سے خریدے اور پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کارڈ پر تصویر شائع کر کے یہ کاروبار کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا کہیں بنانہ

لیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے، یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروادیا جائے۔ پس وہ بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں، جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور بے انتہا قیمتیں اس کی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہے۔ یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 18 مارچ 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

﴿2﴾ ﴿مشاہدات۔1188﴾

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا فوٹو اُتروانے کی وجہ

## (تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتے ہیں۔

هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (الحشر:25)

وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصور ہے۔

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا مُعتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کِس قدر ہے ہر کنار

**معزّز سامعین!** مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلا فوٹو اُتروانے کی وجہ بیان کرنی ہے کہ آپ نے اپنا فوٹو اُتروانے کی ضرورت کیوں محسوس کی۔

قرآنِ کریم اَور احادیث کے مطابق اُخروی دَور کی بے شمار سائنسی ایجادات میں سے ایک ایجاد کیمرا کی ایجاد ہے۔ تاریخی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کے جوزف نیپس وہ پہلا شخص تھا جس نے ٹھیک ایک سو سال قبل 1826ء میں کیمرہ ایجاد کیا اور دنیا کی پہلی تصویر کھینچی. جو آج بھی ٹیکساس یونیورسٹی امریکہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ کیمرے کو بہتر کرنے اور خوب سے خوب تر بنانے کا سفر ایک صدی تک پھیلا ہوا ہے۔ اِس ایک ایجاد نے انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا، لوگوں نے کیمرا اٹھایا اور دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئے۔ جنگلی جانوروں کی تصاویر اور وڈیوز سامنے آئیں شہر کے لوگ پہلی مرتبہ جانوروں کی زندگی دیکھ رہے تھے، شیر اور ہاتھی سے لے کر چیونٹی تک ہر جانور کی زندگی پر ڈاکومنٹری فلم

بننے لگی۔ نجانے کِن کِن کونے کُھدروں میں چھوٹے چھوٹے مگر شارپ کیمرے لگا کر جغرافیکل دنیا نے اِن جانوروں، چرند پرند حتّٰی کہ حشراتُ الأرض کو دکھلا دیا۔ پھر واٹر پروف کیمرے ایجاد ہوئے تو سائنسدان کیمرے لے کر سمندروں کی گہرائیوں میں اُتر گئے، انسان پہلی بار سمندری مخلوق سے متعارف ہو رہا تھا۔ جانوروں کی، مچھلیوں کی، حشرات کی اور پودوں کی ہزاروں لاکھوں نئی اقسام دریافت ہوئیں۔ کیمرا چاند پر پہنچا اور ہمیں نئی دنیا کی سیر کرا دی، لاکھوں کروڑوں نوری سال کے فاصلے پر واقع کہکشاؤں اور ستاروں سے متعارف کرایا۔ سائنسدانوں نے کیمرے کو مزید چھوٹا کیا اور انسانی جسم میں داخل کر دیا، میڈیکل کی دنیا میں ایک نیا انقلاب آیا۔

سَن 2000ء میں جاپان نے موبائل فون میں کیمرا لانچ کر دیا۔ یہ ٹیکنالوجی اتنی تیزی سے آگے بڑھی کہ ایک چوتھائی صدی سے کم عرصہ میں اب یہ حال ہے کہ ہم چاروں طرف سے کیمروں میں گھرے ہوئے ہیں۔ کیمرے کی آنکھ آپ کو کب اور کہاں سے دیکھ رہی ہے۔ اب تو جگہ جگہ یہ لکھا نظر ہے کہ "آپ کو کیمرے کی آنکھ دیکھ رہی ہے"۔ جیسے جیسے یہ کیمرہ پاپولر ہو رہا تھا ویسے ویسے مسلمان اس بحث میں الجھے رہے کہ کیمرا حلال ہے یا حرام، ویڈیو حلال ہے اور تصویر حرام۔ جبکہ سیکورٹی کی خاطر مسجد، مندر، چرچ، سینیگاگ پر کیمرے لگے ہیں۔ مگر کچھ تنگ نظر مُلّاں بعض قرآنی آیات، احادیث سے تصویر و فوٹو گرافی کے حرام ہونے کا استدلال کرتے ہیں۔ اُن کی دلیل یہ ہے کہ اصل مصوّر صرف اللہ تعالیٰ ہے جیسے فرمایا۔

هُوَالَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آلِ عمران :7)

کہ وہی ہے جو رحموں میں جیسی چاہتا ہے تمہیں صورت دیتا ہے۔ اسکے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ (الاعراف :12)

کہ ہم نے تمہیں (پہلے مبہم شکل میں) پیدا کیا تھا۔ جس کے بعد تم کو (تمہاری مناسب حال) صورتیں بخشی تھیں۔

یہ لوگ سورۃ الحشر کی آیت 25 کو بھی پیش کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات بشمول اَلۡمُصَوِّرُ بیان فرمائی ہے۔

وَصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ (التغابن:4)

اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائی ہیں اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا ہے۔

هُوَاللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ(الحشر:25)

(حق یہی ہے کہ) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد بھی ہے۔ اور ہر چیز کو اسکی مناسب حال صورت دینے والا ہے۔

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَكَ (الانفطار:9)

پھر جو صورت اس نے پسند کی اس میں تجھے ڈھالا۔

وہ ان آیات سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ صورت بنانا اللہ تعالیٰ کی صفت خاص قرار دی گئی ہے، جس میں اُس کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہو سکتا، تو جس طرح انسان کو خالق نہیں کہہ سکتے اسی طرح انسان کو مصوّر بھی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ لہٰذا کسی انسان کے لئے تصویر سازی جائز نہیں ہے، کیونکہ پھر تو انسان بھی مصوّر ہو گیا۔

ہاں یہ بالکل درست ہے کہ صورت بنانا اللہ تعالیٰ کی صفتِ خاص ہے لیکن دستی تصویر اور فوٹو (یعنی عکسی تصویر) بنانا یہ دو الگ الگ چیز ہیں۔ جس طرح ایک موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ

"دستی تصویر اور عکسی تصویر میں بہت فرق ہے۔ عکسی تصویر میں حقیقت اور اصلیت ظاہر ہوتی ہے جیسے خدوخال اصل میں ہوتے ہیں۔ عکسی میں ہو بہو وہی ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن دستی تصویر میں ہو سکتا ہے کہ کوئی مصوّر کسی نبی کی تصویر بنائے اور اس کے چہرے پر نشانات ڈال دے۔ جن سے اس کی معصومانہ صورت تبدیل ہو جائے اور وہ ایک بُرے انسان کی شکل میں دکھائی دے اور شریف عورت کی آنکھوں میں ایسی علامات بھر دے جن سے وہ شریر ظاہر ہو۔ چونکہ دستی تصویر میں محض اظہار حقیقت مراد نہیں ہوتی بلکہ اس میں مصوّر کے خیالات کا دخل ہوتا ہے اور مصوّر نیکوں اور پاکبازوں کی تصاویر میں شرارت بھی کر سکتا ہے اور شریف کو شریر کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

تصویر کی ممانعت فرمائی اور بذریعہ عکس جو فوٹو لیا جاتا ہے اس کی ممانعت نہیں فرمائی کیونکہ اس سے حقیقت آشکار ہوتی ہے۔"

(الفضل 26 اپریل 1946 صفحہ 3 جلد 34 نمبر 98)

**احادیث**

**سامعین!** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے (حجرے کے) دالان میں ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے اس سے دو گدے بنائے اور وہ گھر میں رہے۔ آپؐ ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری جلد 4، کتاب المظالم صفحہ 501 تا 502)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپؓ نے بتایا کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا، جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اور اندر نہ آئے۔ مَیں نے آپ کے چہرے سے ناپسندیدگی کا اثر محسوس کیا۔ تو مَیں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مَیں نے کیا قصور کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری بات سن کر) فرمایا: ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن سزا دی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے اس میں جان بھی ڈالو اور فرمایا: وہ گھر جس میں تصویریں ہوں ملائکہ اس میں داخل نہیں ہوتے۔

(صحیح بخاری جلد 4، کتاب البیوع صفحہ 78)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کا ہوگا۔

(مسلم)

حضرت ابوزرعہؒ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت ابوہریرہ کے ساتھ مدینہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو اس کی چھت کے قریب ایک مصوّر کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ ابوہریرہ نے فرمایا۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو میری طرح (یعنی اللہ کی طرح) تخلیق کرنے لگتے ہیں؟ ذرا ایک دانا یا ایک چھوٹی سی چیونٹی تو بنا کر دکھادیں۔

(بُخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ تصویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہو گا، ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

(مسلم)

مندرجہ بالا احادیث سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ فوٹوگرافی یعنی عکسی تصویر کھینچنا اسلام میں منع ہے۔ یہ چیز مصوّر کے معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

علامہ عینی نے مذکورہ احادیث نبویہ کا حوالہ دے کر اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ۔

''مصوّرین سے وہ لوگ مراد ہیں جو پرستش کے لئے بت بناتے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا اور جیسا کہ عیسائی حضرت مسیحؑ اور حضرت مریم کے بت بناتے ہیں اور ان کی پرستش کی جاتی ہے۔ مشرک اقوام میں انہیں بتوں کی وجہ سے بت پرستی مع اخلاق سوز رسم ورواج صدہا سال سے قائم ہے۔ یہاں تک کہ اس کی بیخ کنی ایک مصیبت بن چکی ہے۔ مہلبؒ وغیرہ کی رائے بھی یہی ہے کہ تصویر سازی کی ممانعت کی اصل وجہ یہی تھی۔ اس بارہ میں فقہاء کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے اسے مطلق حرام قرار دیا ہے یہاں تک کہ گھروں میں تصویر رکھنا بھی ان کے نزدیک مکروہ ہے اور دوسرا گروہ اعتدال پسند ہے، جنہوں نے ایسی تصویریں رکھنے کی اجازت دی ہے جو شرک اور بدی کے محرکات سے خالی ہیں۔''

(فتح الباری جز46 صفحہ 525-529۔ ماخوز از صحیح بخاری جلد 4 صفحہ 192)

اسی طرح سعید بن ابی الحسن (بصری) سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ مَیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا: ابو العباسؓ! مَیں ایک انسان ہوں، میری روزی صرف میرے ہاتھ کی کاریگری سے پیدا ہوتی ہے اور مَیں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے کہا: مَیں تم سے وہی بات بیان کروں گا جو مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ مَیں نے آپؐ سے سنا، فرماتے تھے: جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے

اور وہ اس میں کبھی نہ ڈال سکے گا۔ (یہ سن کر) اس شخص کا سانس پھول گیا، (دم رکنے لگا) اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ (حضرت ابن عباسؓ نے) کہا: افسوس تجھ پر اگر تو نہیں مانتا اور تم نے تصویر بنانی ہی ہے تو درخت کی تصویر بناؤ۔ ہر اس شئے کی تصویر بنا جس میں روح نہیں۔

(صحیح بخاری جلد 4، کتاب البیوع صفحہ 191)

مندرجہ بالا قرآنی آیات واحادیث کا حوالہ دیتے ہوئے آج کے زمانے کے نام نہاد علماء فتویٰ دے دیتے ہیں کہ کسی بھی طرح کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا اسلام میں حرام ہے۔ ایک عام فہم رکھنے والا انسان اس چیز کو کبھی بھی قبول نہیں کر سکتا۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک مقام پر فرمایا کہ

”یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور وَجعُ المَفَاصِل ونَقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔ جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہلِ فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکّہ کے روپیہ اور دونّیاں اور چونّیاں اور اٹھنّیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا اُن سکّوں پر تصویریں نہیں، افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہلِ فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔“

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 366-367)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”آج انسان سائنس میں بڑی ترقی حاصل کر چکا ہے۔ یہ ترقی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے بیان کر دی تھی کہ انسان دنیا میں ہر علم میں ترقی کرے گا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے چاہے اس کا علم ہمیں ہے یا نہیں وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور پھر انسان پر اس رب العالمین کا یہ احسان ہے کہ جو چیزیں بھی خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اس کو اشرف المخلوقات کے لئے فائدہ مند بنایا تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھا سکے اور جوں جوں دنیا تحقیق کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مختلف قسم کی پیدائش کے بارہ میں علم حاصل کر رہی ہے اس میں انسانی فوائد واضح طور پر نظر آتے چلے جا رہے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء)

ہم احمدی مسلمان اس زمانے کے امام و مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی عالمگیر اشاعت کا مقصد لیکر معبوث ہوئے تھے اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ نشر و اشاعت کے کام میں مدد دینے والی اکثر و بیشتر اہم ایجادوں کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور حیات کے گرد چکر لگاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ایجاد ایسی ہے جس کا وجود حضرت مسیح موعودؑ کے بین الاقوامی مشن کو فروغ دینے کے لیے ازبس ضروری تھا۔ ان بے شمار ایجادات میں سے کیمر ”فوٹوہ بھی آپؑ کے تبلیغی مہم کا حصہ بنا۔

”یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ”تصویر“ اور ”فوٹو“ میں باریک امتیاز ہے۔ ممنوع ”تصویر“ ہے ”فوٹو“ نہیں۔ تصویر سے مراد اُبھری ہوئی صورت یعنی ”بت“ فوٹو در حقیقت تصویر نہیں بلکہ عکس ہوتا ہے اور فوٹو گرافی کو ”عکاسی“ کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کُتا یا تصویر ہو۔ (بخاری) یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لفظ ”تصویر“ سے وہ بُت ہیں جن کے بارے میں مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ان میں روحیں ہیں۔“

(احمدیہ پاکٹ بک مرتبہ ملک عبدالرحمٰن خادمؔ صفحہ 870)

ایک شخص نے حضرت مصلح موعودؓ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کا ذکر کیا اور عرض کیا لوگ کہتے ہیں یہ بُت پرستی ہے؟

اس کے جواب میں آپؓ نے فرمایا کہ

"کیا بُت پرستی؟ کیا کسی کی شکل دیکھنا بُت پرستی ہے۔ رہا یہ امر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا نہیں ہوا اس وقت تو کیمرہ ایجاد بھی نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز سے منع کیا ہے وہ فوٹو نہیں بلکہ تصویر ہے۔ مصوّر انسانی جذبات کا اظہار تصویر میں دکھاتا ہے مگر فوٹو گرافر صرف شکل دکھاتا ہے۔ اس میں باطنی جذبات کا اظہار نہیں ہوتا۔ انبیاء کی تصویر اسی لیے ناجائز ہے کہ انبیاء کا کیریکٹر اپنے اندر گوناگوں خصوصیات رکھتا ہے اور ممکن ہی نہیں کوئی مصوّر ان کا نقشہ تصویر میں دکھا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نہیں بلکہ فوٹو ہے اور یہ محض شکل ہے۔ مصوّر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تصویر کے چہرے پر ایسے اثرات ڈالے جس سے اس انسان کے اخلاق پر روشنی پڑے اور انبیاء کے باطنی کمالات کا اظہار کوئی مصوّر نہیں کر سکتا۔ بالکل ممکن ہے ایک مصوّر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچے مگر آپ کے چہرے پر وحشت کا اثر ڈالے وہ تصویر تو ہو گی مگر لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہو گی۔ حدیث میں جو تصویر کا ذکر آتا ہے اس سے مصوّر کی بنائی ہوئی تصویر ہی مراد ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو آپ کی صورت کا عکس ہے اور عکس کو تو وہابیوں نے بھی جائز تسلیم کیا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے شیشہ میں انسان اپنی شکل دیکھے اور اگر عکس ناجائز ہے تو پھر شیشہ دیکھنا بھی جائز نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح پانی میں بھی عکس آجاتا ہے مگر اسے کوئی ناجائز نہیں کہتا۔ ان میں اور فوٹو میں فرق صرف یہ ہے کہ فوٹو تو انسان کی شکل محفوظ رکھتا ہے مگر شیشہ یا پانی کا عکس محفوظ نہیں رہتا۔

(الفضل 14/ اپریل 1931 صفحہ 5، 6۔ ماخوذ از فرمودات مصلح موعودؓ در بارہ فقہی مسائل)

بے شک یہ درست ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی عکسی تصویر بنانے کو شرک و بدعت خیال کرتے تھے جیسا کہ آپؑ خود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہر گز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔"

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367)

نیز حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس چیز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

”ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا۔“

(ارشادات نور جلد دوم صفحہ 47)

”ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح (الاوّل) کو لکھا کہ حضرت مرزا صاحب کی تصویر کہیں سے قیمتاً لے کر مجھے ارسال کر دو۔ حضرت نے جواب میں لکھا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ یہاں تو کوئی نہیں چھپی۔ سنا ہے لاہور میں طبع ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ خاکسار ناپسند کرتا ہے اور مَیں نے مرزا جی سے سنا ہے فرمایا کرتے تھے یہ بدعت ہے۔ نورالدین۔“

(البدر مورخہ 25/ اگست 1910ء۔ ماخوذ از ارشادات نور جلد دوم صفحہ 236)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی عکسی تصویر اُتروانے سے کیوں منع فرمایا اس ضمن میں حضرت خلیفۃُ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ مامور من اللہ ہیں۔ اس لئے یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ آپ کے فوٹو کی بے جا نمائش سے شرکِ خفی کا رجحان پیدا ہو جائے۔ اسی بناء پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فوٹو کو در و دیوار پر آویزاں کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ حضور کا حکم ادارہ جات پر بھی اُسی طرح اطلاق پاتا ہے جیسے گھروں اور دوکانوں وغیرہ پر۔“

(الفضل 18/ دسمبر 1964ء صفحہ 3)

نیز اسی طرح

”حضورؑ کے ایک صحابی محترم حبیب الرحمن صاحب کی روایت ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے پہلا فوٹو لیا گیا تھا۔ مَیں نے وہ فوٹو خریدا اور اس پر فریم اور شیشہ بھی لگوایا۔ جب مَیں قادیان میں گیا اور حسبِ دستور تنہائی میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو مَیں نے جناب ممدوح سے عرض کیا کہ مَیں نے حضور کا فوٹو خریدا ہے۔ اگر حضور کی اجازت ہو تو اس کو اپنی نشست گاہ میں دیوار پر لگایا جاوے۔

حضورؑ نے فرمایا۔ نہیں! ہمارا اس فوٹو سے ہر گز یہ منشا نہ تھا... مَیں نے عرض کیا کہ اب اس کو خرید چکا ہوں اس کو کیا کیا جاوے؟ فرمایا: کہ

"کسی صندوق میں ڈال چھوڑو ایسی جگہ نہ رکھو کہ لوگ آئیں اور دیکھیں اس طرح تصویروں کی پرستش شروع ہو جاتی ہے۔ پس مَیں نے اُسی دن سے وہ فوٹو الماری میں رکھا ہوا ہے۔"

(الفضل 18/ دسمبر 1964ء صفحہ 3)

حضرت مسیح موعودؑ فوٹو گرافی یعنی عکسی تصویر بنانے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہم نے اپنی تصویر محض اِس لئے اتروائی تھی کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویر بھیج دیں کیونکہ اُن لوگوں کا عام مذاق اس قسم کا ہو گیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اُس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 24-25 ایڈیشن 1984ء)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

"مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مُدّعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جنّ حضرت سلیمان کے لیے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدّت تک انبیاء کی

تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبریل علیہ السلام نے دکھلائی تھی۔“

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 366)

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃُ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ

”دنیا میں دعوے تین قسم کے لوگ کرتے ہیں ایک مجنون لوگ کرتے ہیں۔ دوسرے دکاندار لوگ بھی کرتے ہیں مثلاً ایک فقیر گدّی والا ہے چوری ہو رہی ہے دو غلام موجود ہیں کوئی کسی کو بات نہیں کرنے دیتے۔ تیسرے راستباز لوگ ہوتے ہیں۔ یورپ میں جب حضرت کی دعوت پہنچی تو ان لوگوں کے خط آئے کہ ہمیں تصویر دکھائی جائے کہ وہ پاگل تو نہیں ہے۔ شکل سے معلوم ہو سکتا ہے یہاں ایک پڑھی لکھی عورت ہے جو پاگل ہے۔ اس کو ہر ایک معلوم کر لیتا ہے۔ حضرت صاحب اب یورپ میں ہر ایک کے گھر کب ہو سکتے ہیں اس ضرورت کے واسطے تصویر بنائی گئی۔“

(ارشادات نور جلد سوم صفحہ 290)

ان اعلیٰ اغراض کے خاطر جون 1899ء میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پہلا فوٹو لینے کی غرض سے لاہور سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت میاں معراج الدین صاحب عمرؓ انارکلی بازار لاہور سے گردھر لعل نامی ایک فوٹو گرافر لے کر آئے۔ اس فوٹو گرافر نے حضورؑ کے تین فوٹو لئے۔ خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ کا ایک فوٹو پورے قد کا جبکہ دو فوٹو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرسی پر تشریف فرما ہونے کی حالت میں بعض خوش قسمت اصحاب کے ہم راہ لیے گئے۔ اس موقع پر فوٹو گرافر نے حضورؑ سے لباس اور نشست سے متعلق بھی معروضات کیں۔ مگر حضور نے انتہائی سادگی اور بے تکلفی سے فوٹو کھنچوایا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 57)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اس پہلے فوٹو کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

”سب سے پہلا فوٹو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیا گیا... اِس ضرورت کے لئے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ میں اشاعت کے واسطے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جس کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب نے انگریزی میں کرنا تھا اور تجویز ہوئی کہ چونکہ یورپ میں ایسے قیافہ شناس اور

مصوّرانِ تصاویر بھی ہیں۔ جو صرف تصویر کو دیکھ کر کسی شخص کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہو گا کہ اس کتاب کے ساتھ مصنّف اور مترجّم کی تصاویر بھی لگا دی جائیں۔ اس غرض کے لئے لاہور سے ایک فوٹو گرافر منگوایا گیا۔"

(ذکرِ حبیب مصنّفہ حضرت مفتی محمد صادق صفحہ 299)

(اس تقریر کا کچھ مواد مکرم حلیم احمد خان مربّی سلسلہ بھارت کے ایک مضمون سے لیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

﴿3﴾ ﴿مشاہدات۔1189﴾

# تصویریں بولتی اور تبلیغ کا کام کرتی ہیں

## (تقریر نمبر 3)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا (المرسلات:3)

کہ قسم ہے (پیغام کو) اچھی طرح نشر کرنے والیوں کی۔

اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شُہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مُرورِ روزگار
کھول کر دیکھو براہیں جو کہ ہے میری کتاب
اِس میں ہے یہ پیشگوئی پڑھ لو اُس کو ایک بار
اب ذرہ سوچو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے
اِس قدر امرِ نہاں پر کس بشر کو اِقتدار

**معزّز سامعین!** آج کل تصویر کی اہمیت اور افادیت پر گفتگو کا موقع مل رہا ہے۔ اِس حوالے سے آج کی گفتگو میری تیسری تقریر ہے جس کو خاکسار نے عنوان دیا ہے۔ تصویریں بولتی اور تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ وقت بھی انسان کی زندگی کے ساتھ چل رہا ہے بلکہ دوڑ رہا ہوتا ہے۔ وقت تو بہت بے رحم ہوتا ہے۔ آتا ہے بعضوں کو خوشیاں اور آرام بہم پہنچا کر اور بعضوں کو مشکلات اور بیماریوں میں ڈال کر گزر جاتا ہے۔ انسان اپنے گزرے لمحات، وقت اور یادوں کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق خود محفوظ کرتا ہے۔ بعض ڈائریز لکھ کر، بعض اپنے اپنے علم کو تجربات میں ڈال کر اور بعض فوٹو گرافس کے ذریعے اپنی یادیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ جنہیں انسان اپنی زندگی میں بسا اوقات دیکھ کر انجوائے کرتا ہے۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کے عزیز و اقارب، دوست احباب جب اُس مرحوم کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات اور یادوں پر مشتمل

فوٹو گرافس دیکھتے ہیں تو وہ بول بول کر یادوں اور حسین لمحات کو تازہ کر رہی ہوتی ہیں۔ اِسی لئے کہتے ہیں۔ تصویریں بولتی ہیں۔ بعض علم دوست حضرات نے اِسے کاغذی ہے پیرہن کا نام دے رکھا ہے کہ یہ فوٹو گراف ہے تو ایک پتلا اور باریک سا کاغذ ہے لیکن انسان کے لباس کا کام دیتا ہے۔ انسان کے گزرے ہوئے لمحات سے اُس کی شخصیت کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ اُس کے لباس، رکھ رکھاؤ اور رہن سہن کا پتہ چلتا ہے اور پھر یہ یادگاری فوٹو گرافس آئینہ کا کام بھی دے رہی ہوتی ہیں۔ ایک انسان جب اپنی پُرانی فوٹو گرافس کو دیکھتا ہے تو اُسے اپنی خوبیاں نظر آتی ہیں اور اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے کا موقع ملتا ہے اور جو کمزوریاں، خامیاں نظر آتی ہیں اُنہیں جہاں لباس اور میک اپ میں بہتر کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں اپنی شخصیت میں نکھار بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ تصویریں بول بول کر انسان کو سدھارنے کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔

**سامعین!** آج کی گفتگو کے عنوان کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ فوٹو گرافس تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فوٹو اُتروائی وہ بھی تبلیغ اور دعوت الیٰ اللہ کے لئے تھی۔ جماعتِ احمدیہ کی نمائشوں پر جو تصاویر دکھائی جاتی ہیں اُن کی بھی غرض تربیت و تبلیغ ہوتی ہے۔ شہداء، اسیران راہِ مولیٰ کے فوٹو گرافس پر مشتمل نمائشیں اور دیگر جماعتی کارگزاری وغیرہ کی فوٹوز سب بول بول کر جماعتی ترقیات اور فتوحات کا نقّارہ بجا رہی ہوتی ہیں۔ ہمارے ایم ٹی اے پر حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ نشر ہوتا ہے اور ساری دُنیا میں احمدی تو دیکھتے اور سنتے ہی ہیں۔ غیروں کے لئے دعوتِ الی اللہ کا کام کر رہا ہوتا ہے۔ ہمارے جلسہ ہائے سالانہ بالخصوص برطانیہ، جرمنی اور قادیان کے جلسے جن سے حضورِ اَنور براہِ راست خطاب فرماتے ہیں۔ اُن کا انتظام و انصرام، حاضری اور حضور کے خطاب جب تصویری شکل میں ایم ٹی اے پر نشر ہوتے ہیں تو اِن سے دشمنوں پر ایک رُعب و دبدبہ قائم ہوتا ہے۔ اِن سے ہماری طاقت ظاہر ہوتی ہے۔

الغرض وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ چیزوں میں دل کشی اور خوبصورتی پیدا ہوئی ہے اور اسی حسن اور جمال کو انسان نے کیمرے کی آنکھ کے ذریعے صدیوں تک محفوظ رکھنے کا انتظام بھی کیا ہے۔ شروعات میں لوگوں نے تصویر کشی کے ذریعے قدرت کے حسین مناظر کو محفوظ کرنا شروع کیا جو وقت کے ساتھ ساتھ ارتقائی عوامل سے ہوتا ہوا افراد، گلی کوچوں، تاریخی عمارات اور وہاں گزارے ہوئے لمحات کی تصویر کشی

میں تبدیل ہوتا گیا۔ انہی مناظر کشی کے ذریعے دنیا نے ان ممالک اور لوگوں کی زندگیوں کی قدیم تہذیب وتمدّن کا جائزہ بھی لیا جن کا ہونا ہمارے لیے حیرت کا باعث ہے۔

تاریخ کے اعتبار سے بھی تصویر نگاری نہایت ہی اعلیٰ مقام رکھتی ہے اسی لیے تصاویر ہر ایک دَور میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ یہ نہ صرف ثقافتی، سماجی اور مذہبی حالات کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ ان سے کسی بھی تنظیم یا نظام کے اُتار چڑھاؤ کے اثرات کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام کی تہذیب وتمدّن پرکھنے میں قدیم اور نادر تصاویر اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ گویا یہ بڑے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ نادر تصاویر ایک تاریخی زبان ہے جو ہر دور میں بولتی اور اپنی حقیقت آشکارہ کرتی ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے ماضی سے جڑے رہنے کا ذریعہ ہیں بلکہ ہمیں افراد، مقامات، احساسات اور تاریخ کی یاد بھی دلاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس دور کے متعلق بیان کردہ پیشگوئی وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا (المرسلات:3) من وعن پوری ہورہی ہے۔ جن میں جماعت کے جرائد، میگزینز، اخبارات اور نیوز لیٹرز میں شائع ہونے والی جماعت کی گزشتہ 137 سالہ عملی کارگزاری تصویری رنگ میں موجود ہے۔ اِس ضمن میں مرکزی شعبہ مخزنِ تصاویر نے حضورِ انور کی رہنمائی میں لاجواب اور بے مثل کام کیا ہے۔ جس نے ایک مرکزی نمائش تومزیّن کر رکھی ہے اور ہر سال مختلف جلسہ ہائے سالانہ پر دلربا نمائشیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ اور اُن میں جلا کا موجب بنتی ہیں۔ جب ہم ان کو دیکھ کر خوش ہوتے، محظوظ ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہ لکھو کھہا فوٹوگرافس بول بول کر جماعتِ احمدیہ کی 137 سالہ تابناک تاریخ بیان کر رہی ہے۔ یہی جماعتِ احمدیہ کی ماضی کی قیمتی یادداشتیں ہیں جو ہماری آنے والی نسلوں میں سرایت کریں گی اور اپنے ایمانوں کو جلا دیں گی۔ جن میں حضرت مسیح موعودؑ، خلفائے احمدیت، صحابہ کرام ودیگر اہم شخصیات کی ایسی نادر تصاویر بھی شامل ہیں جنہیں ہم نے اَور ہماری نسلوں نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ ان قیمتی تصاویر میں ان گنت مختلف مواقع، خلفاء کے دورہ جات اور پروگرامز پر مشتمل تصاویر بھی موجود ہیں جو ہمارے ماضی اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کی تشکیل میں نہ صرف اہم کردار ادا کرتی رہیں گی بلکہ ماضی کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی ہماری مدد کرتی ہیں۔

**سامعین**! جماعتِ احمدیہ کی 137 سالہ گواہ ہے کہ مرکزی پلیٹ فارم سے اور مختلف ممالک میں شائع ہونے والے بیسیوں اخبارات، جرائد، میگزینز اور رسائل نے فوٹو گرافس کی صورت میں جماعت کی تاریخ کو جمع کرنے کی سعادت پائی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر سُن آئے ہیں کہ مخزنِ تصاویر‘ جماعت احمدیہ کی تصاویر کی آفیشل لائبریری ہے جو کہ مرکز کے زیر انتظام ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں اس کا اجراءِ نو کیا اور اُس کے بعد سے یہ لندن میں قائم ہے۔

”مخزن تصاویر“ کا بنیادی مقصد جماعتی تصاویر کو اکٹھا کر کے ان کی جانچ پڑتال کرنا اور ان کو ترتیب دے کر محفوظ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مستقل پراجیکٹ جاری ہے جس میں مختلف کیٹیگریز کے تحت تصاویر کو اکٹھا کر کے محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس میں تصاویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تاریخی اعتبار سے دیگر اہم شخصیات اور تمام تاریخی اہمیت رکھنے والے مواقع پر لی گئی تصاویر شامل ہیں۔ اس طرح اس پراجیکٹ کے تحت جماعت احمدیہ عالمگیر کی تصویری تاریخ محفوظ کی جارہی ہے۔ مخزن تصاویر کے تحت جلسہ سالانہ پر نمائش بھی لگائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی نمائش کا انعقاد جلسہ سالانہ یوکے 2006ء کے موقع پر کیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت راہنمائی اور ہدایات کی روشنی میں طاہر ہاؤس لندن میں ایک مستقل نمائش لگانے کا کام شروع کیا گیا جس کا افتتاح پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکتوبر 2007ء میں فرمایا تھا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2018ء کے موقع پر گوادے لوپ کے ایک نومبائع پیٹرس میاکو (Patrice Mayeko) صاحب کہتے ہیں کہ

”جلسہ میں منعقد کی جانے والی تمام نمائشیں بہت فائدہ مند تھیں۔ خاص طور پر آرکائیو اور مخزن تصاویر اور ریویو آف ریلیجنز نے مجھے بہت متاثر کیا۔ یہ نمائشیں مجھے بہت پسند آئیں اور انہوں نے میرے احمدیت کی تاریخ کے بارے میں علم میں بہت اضافہ کیا۔“

**سامعین!** تصاویر نہ صرف ایک یاد گار ہوتی ہیں بلکہ ہماری جماعت میں تبلیغ کا باعث بھی بنتی ہیں۔ اگر ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کا ذکر کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ میں اشاعت کے لئے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ فرمایا جس کا انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کو کرنا تھا۔ تجویز یہ ہوئی کہ یورپ میں چونکہ قیافہ شناسی کا علم اتنا ترقی کر چکا ہے کہ لوگ محض تصویر کے خدوخال دیکھ کر صاحبِ تصویر کے اخلاق کا پتہ چلا لیتے ہیں لہٰذا اس کتاب کے ساتھ مصنّف اور مترجّم کی تصاویر بھی لگا دی جائیں۔ محض یہ تبلیغی و دینی ضرورت تھی جس کی بناء پر حضور نے اپنا فوٹو اُتروایا۔ حضورؑ خود فرماتے ہیں:

”میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہش مند ہوتے ہیں کہ اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔“

میاں معراج دین صاحب عمرؓ انار کلی لاہور سے ایک فوٹو گرافر لائے جس نے حضور کے تین فوٹو کھینچے۔ دو صحابہ کے گروپ میں اور ایک پورے قد کا علیحدہ۔ دوسرے گروپ میں معمولی تبدیلی کے ساتھ پہلے گروپ کے بزرگ صحابہ ہی بیٹھے ہوئے تھے حضرت اقدس کی عادت غضِّ بصر کی تھی۔ فوٹو گرافر بار بار عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں ذرا کھول کر رکھیں ورنہ فوٹو اچھی نہیں آئے گی۔ اس کے اصرار پر حضور نے ایک مرتبہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا مگر وہ پھر نیم بند ہو گئیں۔ فوٹو گرافر نے حضور سے لباس اور نشست کے متعلق بھی معروضات کیں مگر حضور نے انتہائی سادگی اور بے تکلفی سے فوٹو کھنچوایا اور یہی رنگ تصویر میں بھی جلوہ گر رہا۔

بعد ازاں میاں معراج دین صاحب عمرؓ نے ان فوٹوؤں کی طباعت کا انتظام کر کے 10/ اگست 1899ء کو بذریعہ الحکم اُن کی اشاعت کا باقاعدہ اعلان شائع کر دیا۔ یہ فوٹو جو زمانہ مأموریت کا پہلا پورے قد کا فوٹو ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی کتاب "ذکر حبیب" میں بھی شائع شدہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے فوٹو کی "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی (1902ء تا 1905ء) کے ذریعہ سے جب مغربی ممالک میں اشاعت ہوئی تو حضرت اقدس کی خدمت میں کئی لوگوں کی چٹھیاں آئیں کہ ہم نے آپ کی فوٹو غور سے دیکھی ہے علم فراست کی رو سے ہمیں یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جس کی یہ فوٹو ہے وہ ہر گز کاذب نہیں۔ ایک امریکی خاتون نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ فوٹو دیکھتی رہوں یہ تو بالکل یسوع مسیح کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ ایک اور قیافہ شناس لیڈی نے کہا کہ "یہ نبیوں کی سی صورت ہے" بعض بڑے بڑے لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا کہ "He is a Great Thinker" یعنی یہ ایک عظیم مفکّر ہے۔ علم قیافہ کے ایک اور انگریز ماہر کے سامنے جب حضور کی فوٹو رکھی گئی تو وہ بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی فوٹو ہے۔ ایک دوسرے انگریز نجومی نے بھی یہی کہا کہ یہ شبیہ تو خدا کے کسی نبی کی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 57-58)

جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے بہت سے واقعات سے بھری پڑی کہ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خوابوں میں دیکھنے کے بعد جب کسی موقع پر آپ علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو بیعت کرنے میں ایک پَل کی دیر نہ کی کہ یہ تو اُسی شخصیت کی تصویر ہے جسے ہم نے خواب میں دیکھا تھا۔ خاکسار آج ایسے ہی کچھ واقعات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ واقعات حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف خطبات میں بیان فرمائے ہیں۔

"برکینا فاسو سے ہمارے مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معلّم نے اپنے ایک زیرِ تبلیغ دوست زَیلا ابو بکر کو کہا کہ اگر تم جماعتِ احمدیہ کی سچائی پرکھنا چاہتے ہو تو مَیں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم روزانہ بلاناغہ دو نوافل ادا کرو اور اس میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جماعتِ احمدیہ کی سچائی دریافت کرو۔ انشاء اللہ خدا تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور ایک دن زَیلا ابو بکر صاحب

نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی جو سفید فام ہے آیا اور کہا کہ اوپر چڑھ آؤ۔ لگتا تھا کہ وہ سفید فام زمین سے اوپر کی طرف کرسی پر ہے اور ہمیں بلا رہا ہے۔ زَیلا ابو بکر صاحب کہتے ہیں خواب میں خاکسار اور ہمارے گاؤں کا امام ساتھ تھے۔ جب اس سفید فام آدمی نے ہمیں اوپر چڑھنے کی دعوت دی تو خاکسار تیزی کے ساتھ اوپر چلا گیا اور امام صاحب نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ مَیں نہیں جاتا۔ جب اُن کو تصاویر دکھائی گئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہی تھے جو اِن کی خواب میں آئے تھے اور جو ہمیں ایمان لانے کی طرف بُلا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

انڈونیشیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم رونی پسارونی (Roni Psaroni) جو کہ جماعت احمدیہ ویسٹ جکارتہ کے ممبر ہیں۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے سے قبل خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک نورانی وجود دیکھا جس نے سر پر پگڑی بھی پہنی ہوئی تھی۔ اس خواب نے ان صاحب پر بڑا گہرا اثر چھوڑا۔ چند دن بعد یہ صاحب ایک دوست کے گھر گئے اور تصویر میں وہی وجود دیکھا جو انہیں خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس تصویر کے بارے میں پوچھا تو ان کے دوست نے بتایا کہ یہ تصویر امام مہدی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ہے۔ اس کے بعد رونی صاحب نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور ان کی اہلیہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات وہ درجنوں جماعتی کتب، چھوٹی چھوٹی کتابیں صرف دو دن میں پڑھ لیتے تھے۔ آخر 2008ء میں انہوں نے بیعت کی۔ اور گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں جو اکٹھی تین شہادتیں ہوئی ہیں، اُن میں سے ایک یہ بھی تھے۔"

(خطبہ جمعہ 29/ اپریل 2011ء)

حضور انور ایدہ اللہ نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا کہ

"مالی کے ریجن سِکاسو کے مبلغ لکھتے ہیں مروان کولی بالی صاحب احمدیہ مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ریڈیو احمدیہ شوق سے سنتے تھے اور جماعت کی اکثر باتوں سے مطمئن تھے لیکن بیعت کرنے کو دل نہیں مانتا تھا۔ کہنے لگے: کل جب میری ریڈیو سنتے سنتے آنکھ لگ گئی تو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان میں چاند نہایت روشن ہے اور چاند میں دو اشخاص کی تصویریں نظر آ رہی ہیں۔ ایک تصویر بڑی اور ایک چھوٹی ہے اور قریب کھڑے بچے شور مچا رہے ہیں کہ یہ امام مہدی علیہ السلام اور

ان کے خلیفہ کی تصویر ہے۔ وہ آ گئے ہیں۔ مروان صاحب کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے خواب میں ہی قریب کھڑے بزرگ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو بھی تصویر نظر آ رہی ہے، جس پر بزرگ نے تو نفی میں جواب دیا لیکن کہتے ہیں میرا دل مطمئن ہو گیا کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے جو امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی تصویریں دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی تصویر کو پہچان لیا۔ ساتھ میری تصویر بھی تھی اور کہا یہی تو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔"

(خطبہ جمعہ 11/اگست 2023ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجزائر کے ایک دوست عبداللہ فاتح صاحب مشن ہاؤس آئے اور سوال جواب کی مجلس میں شامل ہوئے۔ مجلس کے اختتام پر انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب "خطبہ الہامیہ" اور "الہدیٰ" مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ مطالعہ کے بعد آئے اور کہنے لگے کہ یہ تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ایک کپڑے کو سر پر پگڑی کی طرح لپیٹا اور کہا کہ مَیں نے کچھ عرصہ قبل ایک شخص کو خواب میں دیکھا جس کا چہرہ انتہائی پُرنور تھا اور اُس نے اپنے سر پر اس طرح سے کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تب اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی مگر یہ نہ بتایا گیا کہ یہ کون ہیں۔ وہ تصویر کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو مَیں نے خواب میں دیکھا ہے اور پھر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں شِنالا (Shinala) کے بے ما (Bema) صاحب نے لوگوں کے سامنے ایک عجیب واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں عرصہ بیس سال قبل خاکسار سخت بیماری میں مبتلا ہوا۔ مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ ہر ممکن علاج کیا۔ ذرا بھی افاقہ نہ ہوا۔ شہر کے ایک عامل نے کچھ تعویذ گنڈے دیتے ہوئے کہا کہ اِن کو کمر سے باندھ لو، یہی تمہاری بیماری کا علاج ہیں۔ اُنہی ایام میں کشف کی حالت میں ایک بزرگ آئے اور کہا کہ تم نے یہ کیا پہنا ہوا ہے اُسے اتار ڈالو۔ تو میرے دل میں بہت زور سے احساس پیدا ہوا کہ یہ بزرگ امام مہدی ہیں۔ مَیں نے کمر سے باندھے تعویذ گنڈے اُتار ڈالے۔ اُسی روز خدا تعالیٰ نے مجھے شفا سے نواز دیا۔ اُس دن سے آج تک مجھے کبھی مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ مَیں تو اُسی روز سے امام مہدی کو قبول

کر کے اُن کی تلاش میں تھا۔ آپ لوگ آئے اور امام مہدی کی باتیں کی ہیں تو میں سمجھا ہوں کہ امام مہدی مل گئے ہیں۔ پھر اُن کو ہمارے مبلغ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے فوراً کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے اور تعویذ گنڈے سے منع کیا تھا۔"

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 1/ اکتوبر 2025ء)

پھر حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"زمبابوے کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں مسلم یُوتھ کے ایک عہدیدار نے بیعت کی۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے جب وہ ایک عیسائی چرچ کے ممبر بنے تو اُن کو Baptise کرنے کے لئے پادری نے تاریخ مقرر کی۔ اس دن اچانک پادری صاحب بیمار ہو گئے۔ دوسری بار تاریخ مقرر کی تو پادری صاحب کی والدہ بیمار ہو گئیں۔ تیسری بار جب تاریخ مقرر کی تو اس زور کی بارش ہوئی کہ کوئی وہاں نہ جا سکا۔ اس کے بعد اس نوجوان نے خواب میں دیکھا کہ ایک مجمع ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام ایک طرف کھڑے ہیں اور اُسے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ یہ نوجوان کوشش کرتا ہے کہ مسیح تک پہنچے لیکن پہنچ نہیں سکا۔ اسی اثناء میں آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد اُس نے عیسائیت کو چھوڑ دیا۔ اب بیعت کرنے سے پہلے اس نوجوان نے خواب دیکھا کہ اس کا سارا جسم گردن تک دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور اُس کو کسی نے پکڑ کر دلدل سے نکال دیا ہے۔ تو ہمارے مبلغ نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں ان کا چہرہ یاد ہے کہ دلدل سے کس نے نکالا تھا؟ کہنے لگا: ہاں یاد ہے۔ جب اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی تو کہنے لگے۔ یہی چہرہ تھا جنہوں نے مجھے پکڑ کے دلدل سے نکالا تھا۔"

(خطبہ جمعہ 8/ جولائی 2011ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"تنزانیہ گیٹا ریجن میں تبلیغ کے دوران ایک خاندان سے رابطہ ہوا۔ ایک اخبار میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر اس خاندان نے کہا کہ یہ تصویر جب سے دیکھی ہے تو دل کے لیے تسکین کا باعث بن رہی ہے اور جماعت قبول کر لی۔

گیمبیا کے ایک صاحب تھے جو وہاں کے نمبر دار تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ زمانہ امام مہدی کے ظہور کا ہے اور وہ آچکا ہے اور ہر دفعہ وہی دو شخص ملتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میں ڈاکار میں تھا جو سینیگال کا دارالحکومت ہے یہ خواب دیکھا کہ میرا بھتیجا میرے پاس تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ دو آدمی سمندر کے کنارے پر تیرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو اُن میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس زمانے کا امام مہدی ہے اس کو مان لو۔ جب یہ مبلغ کے پاس آئے تو انہوں نے اُسے کہا کہ اگر مَیں تمہیں تصویر دکھاؤں کیا تم پہچان لوگے؟ پھر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور خلفاء کی تصویریں بھی ساتھ دکھائیں۔ انہوں نے دیکھیں تو ایک تصویر پر فوراً انہوں نے کہا کہ انہی کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر پر ہاتھ رکھا کہ ایک یہی تھے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر پر انگلی رکھی کہ دوسرے شخص یہ تھے جو امام مہدی کے ساتھ تھے۔"

(خطبہ جمعہ 3/جون 2011ء)

مَیں آپ سامعین کے سامنے الفضل یکم نومبر 1956ء سے ایک ایمان افروز واقعہ الہام یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ پر پورا اترتا اختصار سے اپنے الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں۔ لکھا ہے کہ سیرالیون مغربی افریقہ کے موضع بلاما کے ایک دوست الفافوڈے موسٰی کروما نے قیلولہ کے دوران خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت وجیہ شکل فرشتہ صورت انسان میرے پاس آئے اور کہتے ہیں مَیں ہی وہ مہدی ہوں جس کی فی زمانہ مسلمانوں کو انتظار ہے۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ ہم نے سُن رکھا ہے کہ اُس کے وقت میں مسلمانوں اور کفّار میں جنگ ہو گی سو مَیں آپ کے ساتھیوں میں شامل ہوتا ہوں۔ اِس خواب کے کچھ عرصہ بعد الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بلاما تشریف لائے اور مہدی کے آنے کی نوید سُنائی۔ اِس پر مَیں نے اپنے خدا سے دوبارہ رہنمائی چاہی اور بہت دعا کی۔ اِس پر مَیں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک شخص لمبے ہاتھوں والے براؤن چوغہ پہنے میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگے کہ مَیں مہدی ہوں اور مجھے میری کچھ سال پہلے والی خواب یاد

کرواکر میرے اُس وعدہ کو یاد کروایا جو مَیں نے مسلمانوں اور کفّار کے درمیان جنگ کے لئے مہدی کے گروہ میں شامل ہونے کا کیا تھا۔ اس خواب کے بعد مَیں نے احمدیت قبول کرلی۔

**سامعین**! خواب میں تصویر دیکھ کر ایمان لانے کا تعلق صرف حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض جگہوں پر ہمارے بزرگ مبلغین کو خوابوں میں دیکھ کر لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ جیسے سیرالیون میں مخالفت کے باوجود "یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ" کے تحت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کی زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہموار کر رہا تھا۔ روکوپُر جماعت کے ابتدائی احمدی الفا احمد وکمارانے 1936ء میں خواب میں دیکھا کہ دو سفید ریش شخص جن کے سروں پر عمامے ہیں۔ آکر کہتے ہیں کہ ہم مشرق سے آئے ہیں اور جس مہدی کے آنے کا انتظار تھا اس کے بارے بشارت دینے آئے ہیں کہ وہ آچکا ہے۔ تم ہمارا یہ پیغام اپنے گاؤں روکوپُر والوں کو دے دو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی کی صورت میں یہ خواب پوری ہوئی جب آپ نے روکوپُر پہنچ کر پیغام پہنچایا۔

اِسی طرح باؤماہون کے ایک باشندے پاسانفا تولا نے خواب میں دیکھا کہ مَیں گاؤں کی مسجد کے ارد گرد گھاس کاٹ رہا ہوں اور تھک کر ستانے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوا ہوں کہ ایک سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست قرآن اور بائبل ہاتھ میں پکڑے میری طرف آرہے ہیں۔ انہوں نے قریب آکر مسجد کے امام کے بارے میں دریافت کیا۔ مَیں بلانے چلا گیا۔ تو واپسی پر مسجد میں ایک سایہ دار کھڑکی تیار ہے اور اجنبی شخص محراب میں کھڑا ہو کر ہمیں کہتا ہے کہ اس سایہ دار جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن سناؤ۔ پھر صحیح طریق پر نماز کی ادائیگی کا بتایا۔ ٹھیک ایک ہفتہ بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی میری طرف آرہے ہیں اور مَیں مسجد کے ارد گرد صفائی کے بعد ستانے کے لئے کھڑا تھا جس طرح خواب میں دیکھا تھا۔ انہوں نے آکر السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ مانگی۔ جو خاکسار نے مہیا کردی اور بہت سے لوگوں نے بیعت کر لی۔ اسی علاقے کے گوراما کے پیراماؤنٹ چیف بایو نے بھی 1939ء میں بیعت کر لی۔ جن کا اسلامی نام صلاح الدین بایو رکھا گیا۔ ان کے احمدی ہونے سے عیسائی حلقوں میں تہلکہ مچ گیا۔

(الفضل آن لائن لندن 28/ مارچ 2021ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسے کے دوران لگنے والی تصویری نمائش کے بارے میں فرماتے ہیں:

" بعض ایسی چیزیں ہیں کہ بجائے اِدھر اُدھر پھرنے کے وقت گزارنے کے یا بازاروں میں پھرنے کے جماعتی طور پر یہاں بعض انتظامات کئے گئے ہیں جس سے انسان کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً مخزن تصاویر ہے انہوں نے یہاں نمائش لگائی ہوئی ہے۔ جماعت کی ایک تاریخ ہے اسے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو اور آپ سے کئے گے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور کس طرح جماعت کا تعارف اور تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے؟ پھر وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ہیں ان کو دیکھ کر ان کے درجات کی بلندی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کے خاندانوں اور جماعت کے افراد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ اگست 2015ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا...... سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپےَ اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے...... تیرے خالص اور دلی مُحبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا اُنہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسبِ الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648)

**سامعین**! آج ہم دیکھتے ہیں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے جو وعدہ آپ علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا کس کس رنگ میں پورا ہوتا نظر آتا ہے کہ بعض اوقات محض

ایک تصویر بندوں کو ربّ کے بھیجے ہوئے فرستادے کی طرف بلانے کا باعث بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

۞۞۞۞

﴿4﴾ ﴿مشاہدات۔1190﴾

# ”دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری“

## (تقریر نمبر4)

اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (یونس:17-18)

کہ تُو انہیں کہہ کہ اللہ کی یہی مشیت ہوتی کہ اس کی جگہ کوئی اور تعلیم دی جاتی تو مَیں اسے تمہارے سامنے پڑھ کر نہ سناتا اور نہ وہ ہی تمہیں اس تعلیم سے آگاہ کرتا۔ چنانچہ اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم پر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا غرض یہ یقینی بات ہے کہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

سرزمینِ ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی
جیسے ہووے برق کا اِک دم میں ہر جا اِنتشار
اِبتدا سے گوشۂ خلوت رہا مُجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تُو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

**سامعینِ کرام!** آج مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام ”دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری“ پر روشنی ڈالنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”آج اس موقع کے اثناء میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ **فتح کا نقارہ** بجے۔ پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ **دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری**۔ جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں **حجت اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔**“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 615)

چہرہ شناسی ایک علم ہے جسے اصطلاح میں قیافہ شناسی کہا جاتا ہے۔ یہ علم قدیم سے چلا آتا ہے جس میں کسی کے چہرے کو دیکھ کر اس کے کردار و افکار کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ گویا چہرہ انسانی اعمال و افعال کی منہ بولتی تصویر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت کا ایک ذریعہ ان کی ظاہری شباہت ہوتی ہے جس کو دیکھ کر حق کے متلاشی اسے پہچان لیتے ہیں۔ انسانی چہرے روحانی میدان میں کیا اثرات رکھتے ہیں اس سے متعلق چند دلچسپ واقعات پیش ہیں۔

## یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن سلامؓ جو کہ اسلام لانے سے قبل ایک یہودی عالم تھے اور اسلام لانے سے قبل آپؓ کا نام حصین بن سلام تھا۔ آپؓ کا کہنا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ آپؐ کی مبارک مجلس میں سب سے پہلے پہنچنے کی کوشش کرنے لگے تو مَیں نے بھی ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ جب مَیں نے آپؐ کے مبارک اور روحانی و نورانی چہرے کی زیارت کی تو مَیں سمجھ گیا کہ یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہے اور ایمان لے آیا۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم باب چہارم از شیخ عبد الحق محدث دہلوی)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”حضرت عبد اللہ بن سلامؓ نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ تیزی سے آپؐ کی طرف گئے اور لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ تین دفعہ یہ کہا گیا۔ کہتے ہیں۔ مَیں بھی لوگوں میں ہو کر آیا تا کہ دیکھوں۔ جب مَیں نے آپ کا چہرہ اچھی طرح دیکھا تو مَیں نے پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں اور پہلی بات جو آپؐ نے بیان فرمائی اور مَیں نے سنا آپؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو، کھانا کھلاؤ اور رحمی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو اور رات کے وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 17/ اپریل 2026ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام بڑے بڑے دشمن اور معاند آپؐ کے متعلق کہا کرتے تھے کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ابوجہل بھی کہہ اُٹھا تھا کہ مَیں محمد کو جھوٹا نہیں سمجھتا مگر کیا کروں۔ میرا دل اِس کی لائی ہوئی تعلیم پر نہیں ٹھہرتا۔ مدینہ کے یہود بھی آپ کو سچا ماننے پر مجبور تھے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت خدیجہؓ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلا پیغام سُن کر آمنّا وصدّقنا کہہ اُٹھے تھے۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’حضرت ابو بکر کے قبول اسلام کے بارے میں لکھا ہے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرے اور مخلص دوست تھے۔ جب آپ مبعوث ہوئے تو قریش کے لوگ حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو بکر! تمہارا یہ ساتھی دیوانہ ہو گیا ہے نعوذ باللہ۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ ان کا کیا معاملہ ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجد حرام میں لوگوں کو توحید یعنی خدائے واحد کی طرف بلاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یہ بات انہوں نے کہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں اور وہ یہ بات مسجد حرام میں کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ کے دروازے پر دستک دی آپ کو باہر بلایا۔ جب آپ ان کے سامنے آئے تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے ابو القاسم! مجھے آپ کے متعلق کیا بات پہنچی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں میرے متعلق کیا بات پہنچی ہے؟ حضرت ابو بکر نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اللہ کی توحید کی طرف بلاتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ابو بکر! یقیناً میرے رب عزوجل نے مجھے بشیر اور نذیر بنایا ہے اور مجھے ابراہیم کی دعا بنایا ہے اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا ہے۔ حضرت ابو بکر

نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اللہ کی قسم! مَیں نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ یقیناً اپنی امانت کی عظمت، صلہ رحمی اور اچھے افعال کی وجہ سے نبوت کے زیادہ حقدار ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ مَیں آپ کی بیعت کروں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابو بکر نے آپ کی بیعت کی اور آپ کی تصدیق کی اور اقرار کیا کہ آپ جو لے کر آئے ہیں وہ حق ہے۔ پس اللہ کی قسم! حضرت ابو بکر نے کوئی توقف اور تردّد نہیں کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اسلام کی طرف بلایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں اس بارے میں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ابھی راستے میں ہی تھے کہ ایک شخص ان سے ملا۔ اس سے مکہ کے حالات پوچھے اور کہا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے تو اگر کوئی اہل وطن مل جاوے تو اس سے وطن کے حالات پوچھتا ہے۔ اس نے کہا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے سنتے ہی کہا اگر اس نے یہ دعوی کیا ہے تو بیشک وہ سچا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر کس قدر حسن ظن تھا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت ابو بکر کو کتنا حسن ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور حقیقت یہ ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو حالات سے واقف نہ ہو اور جہاں غیریت ہو اور وہ تسلّی پانے کے لئے کہتا ہے لیکن جس کو انکار ہی نہیں اس کو معجزے کی کیا ضرورت ہے۔ غرض حضرت ابو بکر صدیق راستہ ہی میں سن کر ایمان لے آئے اور جب مکہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپ نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! درست ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ آپ گواہ رہیں مَیں آپ کا پہلا مصدق ہوں۔"

(خطبہ جمعہ 17/اپریل 2026ء)

**سامعین!** یہ کیفیت انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے۔ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی دیکھ کر دشمن یہی کہا کرتے تھے کہ یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوٹو گرافی کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مُدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 366)

الغرض موجودہ زمانہ جس میں تصویر کشی کے جدید ذرائع پیدا ہو چکے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کے لیے ایک کارگر ہتھیار پایا۔

پھر ایک دوسری جگہ فرمایا:

”ہم نے اپنی تصویر محض اس لحاظ سے اُتروائی تھی کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویریں بھیج دیں، کیونکہ ان لوگوں کا عام مزاج اس قسم کا ہو گیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 18-19)

نیز فرمایا:

”ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اُن کے لیے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو۔ کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے اور نقصان نہیں تو وہ حسب ضرورت اس کو استعمال کر سکتا

ہے۔ خاص اس وقت یورپ کی ضرورت کے واسطے اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے ہیں جن میں لکھا تھا کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 474)

## سامعین!نورانی چہرے کا اثر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پاکیزہ مقصد کی شیریں ثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ایک عورت امریکہ سے میری نسبت اپنے خط میں لکھتی ہے کہ ”مَیں ہر وقت ان کی تصویر کو دیکھتی رہنا پسند کرتی ہوں۔ یہ تصویر بالکل مسیح کی تصویر معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح ہمارے ایک دوست کی بیوی جس کا پہلا نام ایلزی بتھ تھا جو انگلینڈ کی باشندہ ہے اس جماعت میں داخل ہو چکی ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 106-107)

## ایک چینی قیافہ شناس کی گواہی

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو مَیں نے آپ کی تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا۔ آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر مَیں نے اَور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھ کر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم 579-580)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں چند ایمان افروز واقعات اپنی کتاب ذکر حبیب میں درج فرمائے ہیں وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

## He is a Great Thinker

”مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر یورپ کے بعض بڑے آدمیوں کو دکھائی تو انہوں نے کہا کہ ”He is a Great Thinker“ یعنی بہت سوچنے والا آدمی ہے۔“

## کسی اسرائیلی پیغمبر کی تصویر ہے

”ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ لاہور کے پاگل خانہ کے ڈاکٹر تھے، ان ایام میں ایک انگریز وہاں آیا جو تصویر دیکھ کر قیافہ شناسی کا مُدّعی تھا۔ کئی ایک لوگ بطور تماشہ بعض تصاویر اس کے پاس لے گئے۔ وہ بتلاتا رہا کہ یہ کیسا آدمی ہے۔ مَیں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اُس کے آگے رکھی اور اس سے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ وہ بہت دیر تک اس تصویر کو دیکھتا رہا اور آخر اس نے کہا کہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی تصویر ہے۔“

## یہ وہ بزرگ ہیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”جب مَیں امریکہ میں تھا تو ایک لیڈی کا ایک دوسرے شہر سے مجھے خط آیا کہ مجھے کشف میں ایک ہندوستانی بزرگ مِلا کرتے ہیں اور میری مشکلات میں میری رہنمائی کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ مجھے یہ بتلا سکتے ہیں کہ وہ کون صاحب ہو سکتے ہیں۔ مَیں نے اسے چند ایک فوٹو بھیجے جن میں ایک فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی تھا اُسی پر نشان کر کے اس لیڈی نے مجھے لکھ بھیجا کہ یہ وہ بزرگ ہیں۔“

## یہ خدا کے کسی نبی کی تصویر ہے

اسی طرح آپ ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”سن 1907ء میں جبکہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمرکاب شملہ میں تھا تو ایک دن مہاراجہ صاحب الور کی ملاقات کے واسطے مَیں انکی کوٹھی پر گیا اور ان کو تبلیغ کے لیے چند کتابیں بھی ساتھ لے گیا۔ ان کے وٹینگ روم میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں دیوان عبدالحمید صاحب وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ اور چند دیگر معززین بھی آ گئے اور ایک انگریز بھی وہاں پہنچے۔ جنہوں نے بیان کیا کہ مَیں مہاراجہ کا مُنجّم ہوں۔ اس بات کو سن کر دیوان صاحب اور دوسرے لوگ اس انگریز مُنجّم سے باتیں دریافت کرتے رہے۔ مَیں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ایک کتاب میں سے نکال کر اس کے آگے رکھی۔ جس کو بہت غور سے دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ خدا کے کسی نبی کی تصویر ہے۔“

(ذکر حبیب صفحہ 373-374)

### بے تاب ہو کر حضورؑ کے آگے آ گرا

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جماعت احمدیہ کے ایک جیّد عالم تھے بیان فرماتے ہیں کہ

”ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مردان کا کوئی آدمی میاں محمد یوسف صاحب مردانی کے ساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل کے علاج کے واسطے یہاں قادیان آیا۔ یہ شخص سلسلہ کا سخت دشمن تھا اور بصد مشکل قادیان آنے پر رضامند ہوا تھا۔ مگر اس نے میاں محمد یوسف صاحب سے یہ شرط لی تھی کہ قادیان میں مجھے احمدیوں کے محلہ سے باہر کوئی مکان لے دینا اور مَیں کبھی اس محلہ میں داخل نہیں ہوں گا۔ خیر وہ آیا اور احمدی محلہ سے باہر ٹھہرا اور حضرت مولوی صاحب کا علاج ہوتا رہا۔ جب کچھ دنوں کے بعد اسے کچھ افاقہ ہوا تو وہ واپس جانے لگا۔ میاں محمد یوسف صاحب نے اس سے کہا کہ تم قادیان آئے اور اب جاتے ہوئے ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔ اس نے انکار کیا، میاں صاحب نے اصرار سے اسے منایا تو اس نے اس شرط پر مانا کہ ایسے وقت میں مجھے وہاں لے جاؤ کہ وہاں کوئی احمدی نہ ہو اور نہ مرزا صاحب ہوں۔ چنانچہ میاں محمد یوسف صاحب ایسا وقت دیکھ کر اسے مسجد مبارک میں لائے مگر قدرتِ خدا کہ اِدھر اس نے مسجد میں قدم رکھا اور اُدھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور علیہ السلام کسی کام کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ اس شخص کی نظر حضور علیہ السلام کی طرف اُٹھی اور وہ بے تاب ہو کر حضور علیہ السلام کے سامنے آ گرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 54)

### وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے

منشی اروڑے خان صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ

”مجھے بعض غیر احمدی دوستوں نے کہا تم ہمیشہ ہمیں تبلیغ کرتے رہتے ہو، فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ تم بھی چلو اور ان کی باتوں کا جواب دو۔ منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ دوران ملازمت میں ہی انہیں پڑھنے لکھنے کی جو مشق ہوئی وہی انہیں حاصل تھی۔ وہ

کہنے لگے جب ان دوستوں نے اصرار کیا تو مَیں نے کہا اچھا چلو۔ چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریر کی اور اپنی طرف سے خوب دلائل دیے۔ جب تقریر کر کے وہ بیٹھ گئے تو منشی اروڑے خان صاحب سے ان کے دوست کہنے لگے کہ بتائیں! ان دلائل کا کیا جواب ہے؟ منشی اروڑے خان صاحب فرماتے تھے۔ مَیں نے ان سے کہا یہ مولوی ہیں اور مَیں اَن پڑھ آدمی ہوں۔ ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا۔ مَیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ مَیں نے حضرت مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔"

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 113)

### انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے

جب 1916ء میں مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی، ایم، سی، اے کے سیکرٹری تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے کے لیے قادیان آئے تھے۔ انہوں نے قادیان میں یہ خواہش کی کہ مجھے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے کسی پُرانے صحابی سے ملایا جائے۔ اس وقت منشی اروڑا صاحب مرحوم قادیان میں تھے۔ مسٹر والٹر کو منشی صاحب مرحوم کے ساتھ مسجد مبارک میں ملایا گیا۔ مسٹر والٹر نے منشی صاحب مرحوم سے رسمی گفتگو کے بعد یہ دریافت کیا کہ آپ پر جناب مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا۔ منشی صاحب نے جواب دیا کہ مَیں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا۔ مگر مجھ پر جس بات نے سب سے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی۔ جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانتدار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص مَیں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی مَیں تو ان کے منہ کا بھوکا تھا۔ مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر منشی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ ان کے چہرے کا رنگ ایک دُھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا تھا اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر بھی کیا اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کیے ہیں۔ اسے ہم کم از کم دھوکے باز نہیں کہہ سکتے۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 94-95)

غرض تاریخ ایسے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے جن میں خدا تعالیٰ کے مامور اور مقدس وجودوں کے چہرہ کی ایک جھلک نے مخالفت کے جذبات سے پُر دلوں کو بھی محبت میں تبدیل کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے مرسل کی پہلی نظر سے گھائل ہو گئے۔

(یہ تقریر مکرم ابو عثمان کے ایک مضمون مطبوعہ الفضل آن لائن کی مدد سے تیار ہوئی ہے۔فجزاہ اللہ تعالیٰ)

﴿5﴾ ﴿مشاہدات۔ 1191﴾

# تصویر اَور فوٹو میں فرق اور اِن کا مشرکانہ استعمال

## (تقریر نمبر 5)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم حضرت سلیمانؑ کے ضمن میں فرماتا ہے:

يَعۡمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٍ كَٱلۡجَوَابِ وَقُدُورٖ رَّاسِيَٰتٍۚ ٱعۡمَلُوٓاْ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكۡرٗاۚ وَقَلِيلٞ مِّنۡ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ (سبا:14)

وہ اس کے لئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے (یعنی) بڑے بڑے قلعے اور مجسمے اور تالابوں کی طرح بڑے بڑے لگن اور ایک ہی جگہ پڑی رہنے والی (بھاری) دیگیں۔ اے آل داود! (اللہ کا) شکر بجالاتے ہوئے (شکر کے شایان شان) کام کرو۔ اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں سے جو (در حقیقت) شکر ادا کرنے والے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
مَیں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
اِس قدر مُجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مؤرخہ 10/اپریل 2026ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بنوانے کے حوالے سے تفصیل سے وضاحت فرمائی اور براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365۔ 367 پر درج آپ علیہ السلام کے ایک ارشاد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ

”مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔“ تصویر کے بارے میں بھی یہاں وضاحت ہو جاتی ہے۔ بہت سارے لوگ غلط طریقے سے اپنی تصویریں بھی، مسیح موعود علیہ السلام کی بھی، اپنے

عزیزوں رشتہ داروں کی بھی رکھتے ہیں اس لئے مَیں یہ بیان کر رہا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ”مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں۔“ اور اکثر ان کی یعنی اکثریت ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں ”کہ ایسا مُدّعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چِٹھیاں لکھی ہیں۔“ خط لکھے ہیں ”اور اپنی چِٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے۔“ جھوٹا نہیں ہو سکتا ”اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا یہ تصویر دیکھ کر ”کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔“ اس لئے مَیں نے تصویر کھینچنے کی اجازت دی ہے ورنہ اگر شرک پھیلے تو قطعاً منع ہے۔ فرمایا۔ ”وَاِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔“ اور اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ”اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔“ ”مَیں یہ بھی نہیں کہتا کہ تصویر کھینچنا کوئی حرام ہے۔“ ”قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقۂ جِنّ حضرت سلیمانؑ کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدّت تک انبیاء کی تصویریں رہیں۔“ بنی اسرائیل کے پاس تو تصویریں ہوتی تھیں انبیاء کی۔ ”جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔“ جہاں زلزلے آتے ہیں وہاں پہاڑوں پہ جہاں جانور دب جاتے ہیں ان کی تصویریں نقش ہو جاتی ہیں ”اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے۔“

یعنی کیمرہ ’’ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔‘‘ پس صرف تصویروں والی بات نہیں ہے بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ اس سے امراض کی تشخیص بھی ہو سکتی ہے اب تو یہ نظام اَور بھی آگے بڑھ گیا ہے۔ اس زمانے میں تو ایکس رے کا تھا۔ فرمایا ’’ ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔‘‘ ایکسرے کے ذریعہ سے ’’ اور وجع المفاصِل و نقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔‘‘ اب تو سکینگ ایم آر آئی وغیرہ اور بہت ساری چیزیں ہونے لگ گئی ہیں۔ تو ان آلوں کا جس حد تک اس زمانے میں استعمال تھا اس کی آپؑ نے وضاحت فرمائی ہے کہ یہ تو بڑا مفید آلہ ہے اس لئے یہ کہنا کہ بالکل اس کے سامنے ہی نہ جاؤ یہ بھی غلط ہے۔ مقصد نیک ہونا چاہئے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ جب صحیح ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ شرک نہیں ہونا چاہئے۔ فرمایا ’’ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔‘‘ تصویر جو عام فوٹو ہے اس کے ذریعہ بھی آئے ہیں ’’ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔‘‘ اور آجکل تو مختلف چینل بھی چل رہے ہیں مثلاً جیسے National Geographic ہے یا اَور ہیں۔ یہ تو بڑی تفصیل سے جانوروں کی تصویریں کھینچ کے کی تفصیلات بھی دیتے ہیں۔ بہرحال آپؑ فرماتے ہیں ’’ جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہلِ فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔‘‘ فوٹو کو کہنا کہ حرام ہے، منع ہے یہ بھی غلط ہے۔ ہاں! نیت نیک ہو۔ فرمایا۔ ’’ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکّہ کے روپیہ اور دوَنّیاں اور چوَنّیاں اور اٹھَنّیاں اپنی جیبوں میں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔‘‘ اگر یہ مولوی جو اتنے شدّت پسند ہیں تو یہ جو ہمارے جو coins ہیں، سکّے ہیں، روپے ہیں، نوٹ ہیں اُن کے اوپر بادشاہوں کی تصویریں چھپی ہوتی ہیں، وہ کیوں نہیں گھروں سے باہر پھینک دیتے۔ کیوں اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں۔ ’’ کیا ان سکّوں پر تصویریں نہیں۔ افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول

باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤیّد ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہلِ فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔ لیکن با ایں ہمہ مَیں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطرّ کرتی ہے وہ میری فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنا لیں۔'' نیک مقصد ہو تو ٹھیک ہے۔ کمانے کا ذریعہ نہ بنالو ان کو تصویروں کو۔ ''کیونکہ اِسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے مَیں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے مَیں نے کارڈ دیکھے ہیں اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ مَیں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں اور مَیں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اَور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جابجا در و دیوار پر نصب کرتے ہیں یہ اَور بات ہے اور ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہو جاتے ہیں۔''یعنی شرک کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں ''اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اور عزّت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے وہ اِس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا ورنہ وہ میری ہدیتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔''

(براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تسلسل میں فرماتے ہیں۔

''پس بڑے غور سے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا تصویر لگانے کا مقصد کیا ہے۔ کسی بھی طرح یہ مقصد شرک کی طرف لے جانے والا نہ ہو۔ تصویروں کو سلام کرنا، اُن کے آگے جھکنا یہ سب مشرکانہ خیالات ہیں۔ اب ہندوؤں میں یہی ہوتا ہے ناں۔ بعض لوگ پُرانی تصویریں لگاتے ہیں فوت شدوں کی اور ساتھ ان کے اوپر ہار ٹانگ دیتے ہیں۔ یہاں بھی، ہمارے اندر بھی یہاں بھی، ہمارے اندر بھی بعض دفعہ بعض جگہوں پہ رواج ہو گیا ہے کہ جو گروپ فوٹو فیملی کا کھینچ رہے ہوتے ہیں تو بعض اپنے فوت شدہ عزیزوں کی

تصویریں بنا کر اپنے ساتھ ایک بڑی سی فریم لگا کے رکھ لیتے ہیں کہ یہ ہمارے بزرگ جو فوت ہو گئے وہ ان کی تصویر ہے اور وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ تو یہ سب شرک ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ یہ غلط باتیں ہیں، یہ بدعات ہیں اور ان سے بچنا چاہئے۔ بعض رپورٹیں مجھے ملتی ہیں کہ بعض لوگ شادیوں کی تصویروں میں بھی اس طرح کھنچوا لیتے ہیں۔ صرف نیک مقصد کے لئے یا اپنی یادگار کے طور پر اپنے البموں میں رکھنے کے لئے تصویریں اگر کھینچتے ہیں تو یہ تو جائز ہے لیکن اس کو ایک بدعت بنا لینا اور صرف لگا کے پھر اس پہ دیکھنا اور صبح اُٹھ کے سلام کرنا یہ چیزیں غلط ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ "امریکہ وولایت کے بعض لوگوں نے خواہش کی تھی کہ ہم مُدّعی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے حضورؑ کا فوٹو لیا گیا تھا۔ یہاں عبدالمحی نام ایک عرب رہتے تھے انہوں نے بہت سے کارڈ چھپوائے اور اس پر حضور کی شبیہ تھی اس پہ تصویر شائع کر دی۔ جب حضور کو یہ معلوم ہوا۔" کہ کارڈوں پر شائع ہوئی ہے، پوسٹ کارڈوں پر تو حضورؑ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے ایک دینی ضرورت کے لئے اپنی تصویر یا فوٹو کھنچوایا تھا ہم اس کو بہت ہی ناپسند کرتے ہیں کہ ہماری تصویر کو ذریعۂ معاش بنایا جائے جو منجر بشرک۔" یعنی شرک کی طرف لے جانے والا" ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ کارڈ تلف کر دیے گئے۔" (روایاتِ اصحابِ احمد جلد 3 صفحہ 408)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ "جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور مَیں نے حضور اقدسؑ کی خدمت میں یہ لکھا کہ مَیں اس قسم کے وظائف کیا کرتا ہوں اور یہ بھی عرض کیا کہ جب سے مَیں بیعت کر کے آیا ہوں اس طرف سے پیر جن کے مرید ان کے کہنے سے ان کا تصوّر پکاتے ہیں مَیں اس خیال سے کہ جب ادنیٰ پیروں کا ان کے مرید تصوّر پکاتے ہیں تو میرے پیشوا اور مرشد جو خدا کے مسیح موعود اور امام مہدی ہیں مَیں ان کا تصوّر کیوں نہ پکاؤں۔" یعنی تصوّر میں تصویر اپنے دل میں بٹھالوں اور پھر ہر روز اس تصویر کو لے کے اپنے ہر مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کروں تو "آپ کا تصوّر جو ان سب پیروں کے تصوّر سے زیادہ بابرکت اور مفید اور مناسب ہو گا۔" آپؑ نے فرمایا آپؑ تو مسیح موعود ہیں تو باقی پیر فقیر تو پتہ نہیں جائز ہیں بھی کہ نہیں۔ ان کے تصوّر کو لوگ لئے پھرتے ہیں تو مَیں کیوں نہ آپ کا تصوّر ہر وقت دل میں لئے پھروں۔ جب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں

مَیں نے یہ خط لکھا۔" راجیکی صاحبؓ کہتے ہیں "تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے موصول ہوا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ "تصوّر مخلوق سے بجز شرک کے اور کوئی نتیجہ نہیں۔" یہ تصوّر جو تم کرتے ہو اس سے سوائے شرک کے اَور کچھ نہیں پیدا ہو گا۔" اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اللہ کا اسم ہی کافی ہے اور درود شریف وہ پڑھنا چاہئے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مہر ہے۔" اس والا نامہ کے موصول ہونے کے بعد مَیں نے اُسی دم تصوّر کو بھی ترک کر دیا اور سابقہ سلسلہ وظائف بھی یک دم موقوف کر دیے۔" (روایاتِ اصحابِ احمد جلد 4 صفحہ 329-330)"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2026ء)

**سامعین!** مخالفینِ احمدیت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فوٹو کھنچوائی۔ حالانکہ حدیث میں لکھا ہے۔ "کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ" یعنی ہر تصویر بنانے والا آگ میں جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اِس کا جواب دی ہے جو براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367 پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اِسی ارشاد کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الفاظ میں وضاحت کے مؤرخہ 10/ اپریل 2026ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا جس کو ہم اوپر سُن آئے ہیں۔ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر مِن وعَن پڑھ دیتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے

آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وَاِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جِنّ حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدّت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی۔ اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔ اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور وَجعُ المَفَاصِل ونَقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔

جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہلِ فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکّہ کے روپیہ اور دوّنیاں اور چوّنیاں اور اٹھنّیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا اُن سکّوں پر تصویریں نہیں، افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام

کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہلِ فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365-367)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تصویر کھنچوانے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا (پوسٹ کارڈ تھا) جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرأت نہ کی۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 14 صفحہ 214)۔ لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹویٹس (Tweets) میں، واٹس ایپ (WhatsApp) پہ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے یہ پرانے کارڈ نکال کر یا پھر انہوں نے اپنے بزرگوں سے لئے یا بعضوں نے پرانی کتابوں کی دوکانوں سے خریدے اور پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کارڈ پر تصویر شائع کر کے یہ کاروبار کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا کہیں بنا نہ لیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے، یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔ پس وہ بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں، جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور بے انتہا قیمتیں اس کی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہے۔ یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ مارچ 2016ء)

**سامعین!** رہا تصویر اور فوٹو میں فرق۔ تصویر وہ ہے جو مصوّر یا پینٹر اصل فوٹو کے نقش اپنی مہارت سے اپنے ہاتھ سے بناتا ہے۔ بعض مصوّر بڑی خوبصورتی سے، اپنی ماہرانہ دستکاری اور آرٹس سے اصل فوٹو کے قریب قریب تصویر بنا دیتے ہیں۔ اور آج کل یہ فن اور آرٹ دنیا بھر میں مشہور و معروف ہے۔ اِسے اسلام نے منع قرار دیا ہے۔ اِس حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے خود کو مصوّر کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کوئی اَور مصوّر نہیں ہو سکتا۔ جبکہ فوٹو تو ایک عکس ہے جو انسان، حیوان یا کسی چیز کو کیمرے کی آنکھ سے فلمایا جاتا ہے۔ جو اُس وقت تک جائز ہے جب تک اُس پر پنسل یا قلم سے قلم کُشائی نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود کو ''مصوّر'' قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُلَهُ الْاَسْمَاء الْحُسْنَى (الحشر:25)

قرآن مجید میں حضرت سلیمانؑ کے محل میں لکھا ہے:

يَعْمَلُوْنَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍرَّاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُور (سبا:14)

اِس آیت کا ترجمہ حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا تو ہم تقریر کے آغاز پر سُن آئے ہیں۔ جماعت سے باہر تفسیر حسینی الموسومہ بہ قادری میں یہ ترجمہ لکھا ہے۔

''کام بناتے تھے جنّ سلیمان (علیہ السلام) کے واسطے جو چاہتے تھے سلیمانؑ اور دالان اچھے اور دیواریں خوب... اور بناتے تھے مورتیں اور فرشتوں اور انبیاءؑ کی صورتیں اس وضع پر کہ جس پر نہ کہ عبادت کے وقت رہتے تھے تا کہ لوگ ان تصویروں کو دیکھ کر اسی صورت میں عبادت کریں اور بناتے تھے حضرت سلیمانؑ کے واسطے لکڑی وغیرہ سے کاسے۔ بڑے حوضوں کے مثل اور دیگیں اونچی اونچی... کہا ہم نے کہ نیک کام کرو۔ اے آل داوٗد! واسطے شکر ان نعمتوں کے ثابت ہیں۔''

(تفسیر قادری المعروف تفسیر حسینی اردو جلد 2 صفحہ 279)

امام رازیؒ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم پر ایک ''تابوت'' نازل فرمایا جس میں حضرت آدمؑ کی اولاد میں ہونے والے سب نبیوں کی تصویریں تھیں۔ پس وہ صندوق اولاد آدمؑ میں بطور ورثہ چلتا آیا۔ یہاں تک کہ حضرت یعقوبؑ تک پہنچا۔''
(تفسیر کبیر امام رازیؒ جلد 2 صفحہ 436 مصری)

اصل بات یہ ہے کہ ”تصویر“ اور ”فوٹو“ میں باریک امتیاز ہے۔ ممنوع ”تصویر“ ہے فوٹو نہیں تصویر سے مراد ابھری ہوئی ”سورۃ“ یعنی ”بُت“ ہے۔ فوٹو در حقیقت ”تصویر“ نہیں بلکہ ”عکس“ ہوتا ہے اور فوٹو گرافی کو ”عکاسی“ کہتے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو طلحہ کی مندرجہ ذیل تشریح درج ہے۔

”اِنَّہٗ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْملَا ئِکَته بَیْتاً فَیهِ کَلْبٌ وَلَا صُوْرَته یُرِیْدُ التَّمَا ثِیْلَ الَّتِی فِیهَا الْاَرْوَاحُ“

(بخاری جلد 3 صفحہ 8 مطبع عثمانیہ مصر)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کُتّا یا تصویر ہو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لفظ ”تصویر“ سے وہ بُت ہیں جن کے بارے میں مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ان میں روحیں ہیں۔

**سامعین!** ایک شخص نے حضرت مصلح موعودؓ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کا ذکر کیا اور عرض کیا لوگ کہتے ہیں یہ بُت پرستی ہے؟ اس کے جواب میں آپؓ نے فرمایا کہ

”کیا بُت پرستی؟ کیا کسی کی شکل دیکھنا بُت پرستی ہے۔ رہا یہ امر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا نہیں ہوا اس وقت تو کیمرہ ایجاد بھی نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز سے منع کیا ہے وہ فوٹو نہیں بلکہ تصویر ہے۔ مصوّر انسانی جذبات کا اظہار تصویر میں دکھاتا ہے مگر فوٹو گرافر صرف شکل دکھاتا ہے۔ اس میں باطنی جذبات کا اظہار نہیں ہوتا۔ انبیاء کی تصویر اسی لیے ناجائز ہے کہ انبیاء کا کیریکٹر اپنے اندر گوناگوں خصوصیات رکھتا ہے اور ممکن ہی نہیں کوئی مصوّر ان کا نقشہ تصویر میں دکھا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نہیں بلکہ فوٹو ہے اور یہ محض شکل ہے۔ مصوّر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تصویر کے چہرے پر ایسے اثرات ڈالے جس سے اس انسان کے اخلاق پر روشنی پڑے اور انبیاء کے باطنی کمالات کا اظہار کوئی مصوّر نہیں کر سکتا۔ بالکل ممکن ہے ایک مصوّر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچے مگر آپ کے چہرے پر وحشت کا اثر ڈالے وہ تصویر تو ہو گی مگر لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہو گی۔ حدیث میں جو تصویر کا ذکر آتا ہے اس سے مصوّر کی بنائی ہوئی تصویر ہی مراد ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو آپ کی صورت کا عکس ہے اور عکس کو تو وہابیوں نے بھی جائز تسلیم کیا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے شیشہ میں انسان اپنی شکل دیکھے اور اگر عکس ناجائز ہے تو پھر شیشہ دیکھنا بھی جائز

نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح پانی میں بھی عکس آ جاتا ہے مگر اسے کوئی ناجائز نہیں کہتا۔ ان میں اور فوٹو میں فرق صرف یہ ہے کہ فوٹو تو انسان کی شکل محفوظ رکھتا ہے مگر شیشہ یا پانی کا عکس محفوظ نہیں رہتا۔“

(الفضل 14 اپریل 1931 صفحہ 5،6۔ ماخوذ از فرمودات مصلح موعودؓ دربارہ فقہی مسائل)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان فرمودات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: نصیر احمد باجوہ۔ جرمنی)